

میزان الصرف

مع منشعب
و
اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ: شیخ پرشاد نقاشی عبدالرزاق بھٹراوی حواشی

مصنف منشعب

علامہ زہد یونی



مکے تبہ قادریہ لاہور

میزان الصرف

مع منشعب

و

اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمہما اللہ تعالیٰ
تحشیہ: مولانا عبد الرزاق بھترالوی (راولپنڈی)

مصنف منشعب

ملاحمزہ بدایونی

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

مقدمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ
وَالِهِ أَجْمَعِينَ

تعریف علم صرف = علم صرف اس است کہ در و بیان کردہ باشد بناء کلمات و تغیر کلمات سوائے اعراب و بناء موضوع او = الْكَلِمَاتُ مِنْ حَيْثُ الصِّيغَةُ است۔

غرض علم صرف = اس است کہ انسان بوقت تلفظ کلمات عربیہ از خطا لفظی بحسب صیغہ محفوظ می باشد لفظ = اس باشد کہ انسان اور تلفظ متوان کرد و در لغت مطلقاً انداختن است سه اقسام لفظ = لفظ مبہل، لفظ مستعمل مفرد، لفظ مستعمل مرکب۔

لفظ مبہل = اس باشد کہ وضع نہ کردہ باشد برائے معنی چون جَسَقٌ و ہمہ لاحق بے معنی چون ماءٌ و اَوٌّ طعامٌ شعاعٌ۔

لفظ مستعمل مفرد = اس باشد کہ یکی لفظ وضع کردہ باشد برائے دلالت بر یک معنی چون ضَوْبٌ، رَجُلٌ، مِنْ لفظ مستعمل مرکب = اس باشد کہ اندو کلمہ (مفرد) یا از زیادہ حاصل شود چون ضَوْبٌ زَيْدٌ، نَيْدٌ ضَوْبٌ صرفی از مفردات بحث میکنند و نحو یاء از مرکبات چون مفرد از مرکب مقدم باشد طبعاً پس بایں وجہ علم صرف را از نحو مقدم می خوانند۔

سه اقسام کلمہ = اسم، فعل، حرف۔

اسم = اس کلمہ است کہ بر معنی متصل دلالت بنفسہ کند و مقترن بیکے از از مثنی ثلاثہ (ماضی، حال و مستقبل)

نام کتاب	میزان لہ صرف و منشعب
تصنیف	۱۱ علامہ سراج الدین ابن عثمان
حاشیہ	۱۲ ملاحزہ بدایونی
تایخ اشاعت	مولانا عبد الرزاق بھترانوی
صفحات	۱۴۱۶ / ۱۹۹۵ء
مطبع	۵۶
بہشت	
قیمت	

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ لوہار مینڈی، لاہور (۸)

مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ (نزدک سٹا ہوٹل) لاہور

نہاں چوں کُجَلْ -

فعل - اُن کلمہ است کہ بر معنی متقل دلالت بنفسہ کند و مقترن بیکے از ازمینہ ثلاثہ باشد چوں حَرَبٌ، اِیضَیْبٌ، سَوَفَ یَضَرِبُ -

حرف - اُن کلمہ است کہ بر معنی متقل دلالت بنفسہ نکند بل محتاج باشد بمضم ضمیمہ -

سہ اقسام اتم - مصدر، مشتق، جامد -

مصدر - در لغت جائی صدور را گویند و در اصطلاح اُن اسم است کہ از وی چیزے اشتقاق کردہ باشد و در معنی فارسی آنرا وُزَن یا تَن باشد چوں فَعَلَ کردن، جُلُوسُ نشستن -

مشتق - اُن اسم است کہ از مصدر بالواسطہ اشتقاق کردہ باشد -

تبئیه - مطلقاً مشتق فعل و اسم ہر دو را گویند و تعریف مطلقاً مشتق این است کہ مشتق اُن است کہ از مصدر اشتقاق کردہ باشد بالواسطہ یا بلا واسطہ - چوں حَرَبٌ از حَرَبٌ و اِیضَیْبٌ از حَرَبٌ و صَبَّارٌ از

یَضَرِبُ بنا کردہ معنی ماضی بلا واسطہ مشتق کردہ باشد و دیگر افعال و اسماء بالواسطہ مشتق کردہ باشند - جامد - آنست کہ از چیزے مشتق نہ باشد و از چیزے مشتق نہ باشد -

سہ اقسام فعل - ماضی و مضارع و امر - اصل اقام فی اُن سہ اند و دیگر از مضارع بنا کردہ شوند - ماضی اُن فعلست کہ وضع کردہ باشد برائے حدث در زمانہ گذشتہ -

مضارع - در لغت بمعنی مشابہ است و در اصطلاح فعلیست کہ وضع کردہ باشد برائے حدوث کارے در زمان حال یا استقبال -

امر - در لغت فرمودن کارے را گویند و در اصطلاح فعلیست موضوع باشد برائے طلب از مخاطب -

سہ اقسام حرف - تہجی، مبانی، معانی -

تہجی یا ہجا - چوں حروف را با اسماء انہما شمار کردہ باشد مثلاً الباء و الجیم اینہا را حروف ہجا گفته شود -

مبانی - چوں حروف جزو کلمہ باشند آنہا را مبانی گویند چوں جَا و حَرَبٌ ذَیْدٌ -

معانی - چوں حروف دلالت بر معانی کنند حروف معانی اند چوں جَا در مَرَدَتْ بُذِیْدٌ دلالت بر الصاق کند -

میزبان - در کلام عرب فاو عین و لام است حرفے (ہجا) کہ در مقابلہ فاو عین و لام است اصلی است چوں حَرَبٌ بروزن فَعَلَ و در فیکہ مقابلہ ایں حروف نہاں زائد باشد چوں اَکْثَمَ بروزن اَفْعَلَ -

مجرد - حروف اصلی فقط در کلمہ باشند زائد نہاں باشند آنرا مجرد گویند -

مزید فیہ - آنرا گویند کہ در و حروف زائد نیز باشند معنی در و حروف اصلی و حروف زائد باشند -

سہ اقسام مجرد و مزید فیہ - ثلاثی، رباعی، خماسی -

ثلاثی - اُن است کہ در و سہ حروف باشند گر فقط اصلی باشند ثلاثی مجرد چوں حَرَبٌ بروزن فَعَلَ و اگر زائد نیز باشند ثلاثی مزید فیہ است چوں اَکْثَمَ بروزن اَفْعَلَ -

رباعی - اُن است کہ در و چہار حروف باشند فاو عین و دو لام گر فقط اصلی باشند رباعی مجرد چوں حَرَبٌ بروزن فَعَلَ و اگر زائد نیز باشند رباعی مزید فیہ گویند چوں حَرَبٌ بروزن تَفَعَّلَ -

تبئیه - فعل فقط ثلاثی و رباعی باشند خماسی و اسم ثلاثی و رباعی و خماسی باشند یعنی فعل را چہار قسم است ثلاثی مجرور و ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرور و رباعی مزید فیہ و اسم را شش اقسام اند ثلاثی مجرور و ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرور و رباعی مزید فیہ و خماسی مجرور و خماسی مزید فیہ -

خماسی - اُن است کہ در و پنج حروف باشند فاو عین و سہ لام گر فقط اصلی باشند آنرا خماسی مجرد گویند چوں حَرَبٌ بروزن فَعَّلَلٌ و اگر زائد نیز باشند آنرا خماسی مزید فیہ گویند چوں حَرَبٌ بروزن فَعَّلِلَلٌ -

سہ اقسام وزن - صرفی، صوری، عروضی -

وزن صرفی - اُن است کہ ساکن مقابل ساکن و متحرک مقابل متحرک باشند مع خصوصیت حرکات و سکات و اصلی و زائد

۱۔ وزن نکاتے وقت اصلی حروف کے مقابل فا، عین، لام کو لاتے ہیں لیکن زائد حروف وزن میں خود ہی آتے ہیں جیسے اَکْثَمَ میں حمزہ زائد ہے وزن میں حمزہ ہی لایا گیا ہے لیکن جب عین یا لام کلمہ میں تکرار ہو تو وزن میں عین اور لام کو ہی مشدود کیا جاتا ہے جیسے حَرَبٌ کا فَعَلَ ہے فَعَّلَلٌ نہیں ایسے ہی اَکْثَمَ کا اَفْعَلَ ہے اَفْعَلَرُ نہیں۔	۲۔ ثلاثی میں چونکہ تین حرف ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام بھی ثلاثی رکھا گیا ہے تین حروف والا جس کلمہ میں چار حروف اصلی ہوں وہ رباعی کہلاتا ہے بیٹھے چار حروف والا، جس میں پانچ حرف اصلی ہوں وہ خماسی کہلاتا ہے بیٹھے پانچ حروف والا۔
--	--

چون حَوَارِبُ بروزن فَوَاعِلُ۔

وزن صوری۔ اُس ست کہ ساکن مقابل ساکن متحرک مقابل متحرک باشد مع خصوصیت حرکات و سکنات سولے
لحاظ اصلی وزائد چون حَوَارِبُ بروزن مَفَاعِلُ۔ وچوں دھو بروزن فَعْلُ۔

وزن عروضی۔ اُس ست کہ ساکن مقابل ساکن متحرک مقابل متحرک باشد سولے لحاظ خصوصیت حرکات و سکنات
وسولے لحاظ اصلی وزائد چون شَرِيفُ بروزن فَعُولُ۔ وچوں یا داغی بروزن مُسْتَفْعِلُنْ
سہ اقام حرکات۔ حرکات اعرابیہ، حرکات بنائیہ، حرکات مشترکہ۔

ہفت اقام۔ ہما سماء و افعال از ہفت اقام بیرون نیست۔ صحیح، مہموز، مضاعف، مثال، اجوف،
ناقص، لقیف۔ بعضے ہفت اقام را چہار اقام گویند۔ صحیح، مہموز، مضاعف، معتل۔

ومتل را بر دو قسم منقسم کردند معتل بیک حرف و معتل بدو حرف۔ و متل بیک حرف را بر سہ اقام منقسم کردند،
مقل الفاء و مقل العین و مقل اللام۔

صحیح۔ اُنست کہ در مقابلہ فاء و عین و لام کلمہ او حرف علت و ہمزہ و دو حرف بیک جنس نباشد چون حَرَبُ و
حَرَبُ و در حَرَبُ و یَحَرِبُ و حَوَارِبُ اگر چہ حرف علت است لیکن در فاکلمہ و عین و لام نیست
لہذا صحیح است۔

حرکات اعرابیہ، معرب پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام رفع (پیش) نصب (ذہر) جر (ذیر) ہے۔

حرکات بنائیہ، یعنی پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام ضم (پیش) فتح (ذہر) کسر (ذیر) ہے۔

حرکات مشترکہ، معرب اور عربی دونوں پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام منہ (پیش) فتح (ذہر) کسر (ذیر) ہے۔

معرب: اسے کہتے ہیں جن کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے جیسے جاء ھُوْلَاءُ، رایت ھُوْلَاءُ، مردت ھُوْلَاءُ۔ میں لفظ ھُوْلَاءُ
یعنی: جن کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے جیسے جاء ھُوْلَاءُ، رایت ھُوْلَاءُ، مردت ھُوْلَاءُ۔ میں لفظ ھُوْلَاءُ

سہ حَوَارِبُ میں پہلے اور دوسرے حرف پر رفع تہ تحریر الف ساکن چوتھا کسور
پانچواں مخموز وزن میں بھی یہی صورت ہے۔ پہلے حرف کے بعد و حرف زائد وزل میں
بھی پہلے کے بعد و حرف زائد میں سہ حَوَارِبُ اور حَوَارِبُ میں حرکات سکنات
ایک جہتی ہیں لیکن اصلی اور زائد کا لحاظ نہیں کیا گیا کہونکہ حَوَارِبُ میں دو بار و حرف

تنبیہ: نزدخیای صحیح اُنست کہ در آخر او حرف علت نباشد فقط لہذا مہموز و مضاعف و مثال و اجوف نزدخیای
صحیح اند۔

مہموز۔ اُس ست کہ در مقابلہ فاء یا عین یا لام کلمہ او ہمزہ باشد و ہمزہ بر سرہ قسم است۔ مہموز الفاء، مہموز العین، مہموز اللام۔
مہموز الفاء اُنست کہ در مقابلہ فاکلمہ او ہمزہ بود چوں اَمْرٌ و اَمْرٌ۔

مہموز العین۔ اُس ست کہ در مقابلہ عین کلمہ او ہمزہ بود چوں سَأَلَ و سَأَلَ۔

مہموز اللام۔ اُس ست کہ در مقابلہ لام کلمہ او ہمزہ بود چوں قَرَأَ و قَرَأَ۔

مضاعف۔ اُس باشد کہ در دو حرف بیک جنس باشد باز مضاعف بر دو قسم است مضاعف ثلاثی و مضاعف
رباعی، مضاعف ثلاثی اُس باشد کہ در مقابلہ عین و لام کلمہ او دو حرف بیک جنس باشد چوں حَدَّ در اصل حَدَّ
بود و حَدَّ در اصل حَدَّ بود مضاعف رباعی اُس باشد کہ در مقابلہ فاکلمہ و لام اول و عین و لام ثانی دو حرف
بیک جنس باشد چوں ذَلَّكَ، ذَلَّكَ۔

معتل۔ اُس باشد کہ در دو حرف علت باشد یک یا دو گہ یک حرف علت باشد اُنرا معتل بیک حرف گویند
و گہ دو باشد اُنرا معتل بدو حرف گویند۔

حروف علت۔ اُنند۔ داو، الف، یا، مجموعہ وے وے۔

علت و لغت مرض را گویند چوں اِس حروف از دہان مریض بوقت درد صادر شوند پس از اِس وجہ اینہا را علت
گویند یا مثل مرض اِس حروف متغیر شوند یا مثل مریض اِس حروف ضعیف شوند۔

مقل الفاء، مثال۔ اُنرا گویند کہ در مقابلہ فاکلمہ او حرف علت باشد اگر داو واقع شود اُنرا مثال داوی یا مقل الفا
داوی گویند چوں وَعَدَ، وَعَدَ۔ اگر یا واقع شود اُنرا مثال یائی یا مقل الفایائی گویند چوں یُسْرُ، یُسْرُ۔

مقل العین، اجوف۔ اُس باشد کہ در مقابلہ عین کلمہ او حرف علت باشد اگر داو واقع شود اُنرا اجوف داوی یا
مقل العین داوی گویند چوں قَوْلٌ و قَالَ در اصل قَوْلٌ بود و اگر یا واقع شود اُنرا اجوف یائی یا مقل العین یائی

گویند چوں بَيْعٌ و بَاعَ در اصل بَيْعٌ بود۔

مقل اللام ناقص آنتست که در مقابلہ لام کلمہ او حرف علت واقع شود اگر و ا واقع شود آنرا ناقص واوی یا
 مقل اللام واوی گویند چون دَعَوَةٌ و دَعَاءٌ در اصل دُعَا و دُعَا و دَعُو بود و اگر یا واقع شود
 آنرا ناقص یائی یا مقل اللام یائی گویند چون دَحَى و دَحَى در اصل دَحَى بود (مقل بدو حرف رالفیف گویند)
 لفیف آں را گویند کہ در دو حرف علت واقع شوند لفیف بر دو قسم است مفروق و مقرون -
 لفیف مفروق آنتست کہ در مقابلہ فاد لام کلمہ او حرف علت واقع شود چون دَقِيَ و دَقِيَ در اصل دَقِيَ بود
 لفیف مقرون آنتست کہ در مقابلہ عین و لام کلمہ او حرف علت واقع شود چون طَطِي و طَطِي در اصل طَطِي بود و طَوِي
 در اصل طَوِي بود -

تبیین الف اگر چه حرف علت است لیکن الف بذاته در مقل واقع نشود و اگر الف واقع شد پس او متغیر از واوی یا شود
 چون قَالَ و دَعَا در اصل قَوْل و دَعُو بود ایں الف متغیر از واوست و در بَاع و دَحَى الف متغیر از یا است
 کہ در اصل بَيَّع و دَحَى بود ند پس ازیں و مقل واوی و مقل یائی گویند مقل الفی نگویند لیکن نزد خوئیای مقل فقط او را
 گویند کہ در مقابلہ لام کلمہ او حرف علت بود و خوئیای ظاهر حال را بینند اگر چه در اصل واوی یا باشد لیکن ظاہراً اگر الف باشد
 نزد خوئیای مقل الفی باشد چون یَحْشَى نزد خوئیای مقل الفی است لیکن نزد صرفیای مقل یائی است کہ در اصل یَحْشَى و
 بود لیکن مہوز و مثال واوی و مثال یائی واجوف یائی و مضاعف ثلاثی و مضاعف رباعی ہمہ نزد

خوئیای صحیح اند چون در آخر او حرف علت نباشد -

الف تلفظ الف سے بنا ہے لہذا اس میں دو حرف علت ہوتے ہیں جو کہ کوئی ایک لفظ میں لیتے ہیں اس سے اس کو لفیف کہتے ہیں اور
 مفروق کہتے ہیں کہ جدا کیا ہوا اس میں حرف علت کا اور لام کلمہ میں آئے ہو
 اس لیے حرف علت جدا ہونے کی وجہ سے مفروق کہلاتا ہے اور حرف علت کا لفظ ہے ملا ہوا
 اس میں حرف علت عین اور لام کلمہ میں مقل ہونے کی وجہ سے مقرون کہلاتا ہے
 اکم اور دخل میں یہ صورت پائی جاتی ہے جیسے طَطِي اور طَطِي لیکن فاد میں کلمہ
 میں حرف علت واقع ہو کر لفیف مقرون صرف اکم ہوتا ہے جیسے دَعَوَةٌ
 فاد میں ہفتہ اقام میں وہ چھ ہے کہ مقل فاد میں اس کے حرف علت
 کے مقابل حرف علت ہوگا یا نہیں اگر حرف علت ہو تو ایک ہوگا یا دو ہوں گے
 اگر ایک ہو تو فاد کلمہ کے مقابل ہو تو مثال اور اگر عین کلمہ کے مقابل ہو تو حرف
 اور اگر لام کلمہ کے مقابل ہو تو ناقص اور اگر دو حرف علت ہوں تو ان دونوں
 کا لفظ ہے پٹ جس طرح پٹ اندر سے خالی ہے اسی طرح واجوف کا در میان عہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلشَّقِيقِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى
 رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ جملہ افعال متصرفہ بر سر گوئے است ماضی و مستقبل و حال و ہر چہ
 جز ایں شے چیز است متصرف است ہم ایں شے اما ماضی فعلی را گویند کہ بزمانہ گذشتہ تعلق دارد و آخر او شبی باشد بر فتحہ قلت
 جز ایں شے چیز است متصرف است ہم ایں شے اما ماضی فعلی را گویند کہ بزمانہ گذشتہ تعلق دارد و آخر او شبی باشد بر فتحہ قلت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان
 رحمت والا ہے حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ
 میں ہم حالات اللہ پہلے لائے ہیں، دوسرے مرتبہ میں میں شروع کیا ہے شروع کا لفظ لائے ہیں
 حالانکہ مقصود بھی یہ ہے کہ اے اللہ کی ابتدا اللہ کے نام سے کی جا رہی ہے
 تو لفظ "اللہ" کو پہلے لایا جائے۔
 اللہ معنی ہے پڑھ کر کتاب کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کر کے تاکہ قرآن پاک
 کی مطابقت ہو جائے اور حدیث پاک کی اتباع جاری پائی جائے حدیث پاک میں
 ہے محل امروزی بال لایا ہے بسم اللہ فیہ باسم اللہ فیہ واجتہد خودی شان کام اللہ
 کے نام کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے معنی ہے بسم اللہ کہ ہے
 بالذات نہیں کہا، ایک وجہ یہ کہ قرآن پاک کی مطابقت ہو جائے دوسری وجہ یہ
 ہے کہ کہیں اور نہیں (برکت حاصل کرنا) میں فرق ہو جائے کیونکہ بالذات میں
 ہے اور بسم اللہ میں ہے۔ اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جو تمام صفات کا لیے
 کا حامل ہے۔ رحمت کرنے والا مومنوں اور کافروں پر، مومنوں
 پر دنیا اور آخرت میں اور کافروں پر صرف دنیا میں جتنے رزق اور صحت وغیرہ
 عطا کرنے والا۔ رحیم رحمت کرنے والا مومنوں پر آخرت میں نہ کہ کفار
 پر۔ رحمن میں حرف زیادہ ہونے کی وجہ سے معنی میں بھی زیادتی ہے بخلاف رحیم کے
 کیونکہ رحمن میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار۔ اللہ اللہ اللہ اللہ
 حمد و ثناء بت سے خاص اللہ حمد کے لیے جو تمام اقسام جہان کا مالک ہے
 حمد کی تعریف یہ ہے کہ حمد کے فعل اخباری پر زبان سے تعریف کرنا، خواہ
 نعمت کا حصول ہو یا نہ ہو۔ اللہ العالمین عالم کی حق ہے جس کے لیے کسی چیز
 کا علم حاصل ہو اس کو عالم کہتے ہیں۔ اللہ تبارک کی ذات و صفات کے سوا تمام اشیاء
 عالم میں داخل ہے مختلف انواع کی وجہ سے جو لایا گیا ہے۔ واللہ العزیز لفظ حسن
 یا غیر محذوف ہے یعنی اچھی جاہلیت قیامت میں پرہیزگاروں کے لیے ہوگی۔
 والصلاة لفظ نماز لفظ الصلوة کے معنی ہوتے ہیں رحمت کا لفظ اللہ حمد کے
 رسول اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو کر اس کا نام گزری حمد لفظ اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور
 آپ کی تمام اہل اور اصحاب پر صلوة کا لغوی معنی دعا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف
 منسوب ہو تو رحمت کرنا، ملائکہ کی طرف منسوب ہو تو استغفار، بندوں کی طرف منسوب
 ہو تو رحمت طلب کرنا۔ اللہ ہمارے نبی کریم رزق اللہ علیہ وسلم کا

اکم گزری ہے جس کا معنی بہت تعریف کیا ہوا۔ بار بار تعریف کیا ہوا۔
 اصحاب جمع صاحب یا صاحب جیسے یا صحابی وہ شخص ہے جس نے حالت ایمان میں
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہو خواہ ایک ساعت ہی کیوں نہ ہو اور
 حالت ایمان پر اس کا خاتمہ بھی ہوا ہو۔ اگر آپ کی فطری زندگی میں ایمان لایا ہو لیکن
 صحبت نصیب نہ ہوئی ہو ماضی نہیں جیسے حضرت نجاشی اور اوس قرنی اسی طرح الیاذ
 باللہ خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو صحابی نہیں۔ اللہ بلان تو جان یہ داستان سے امر ہے۔
 مصنف نے بیان کیا ہے، اعلیٰ نہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کتاب کی عبارت فارسی ہے
 اللہ حمد و دعا ہے یہ عربی میں لایا گیا ہے کیونکہ تمام زبانوں سے عربی زبان
 اللہ حمد کے زیادہ بلند ہے اور اسی زبان میں دعا جاری ہوتی ہے۔ اسد ماضی
 یعنی مستقبل کے استعمال کے لیے کیونکہ ماضی تمام دعائیں مستقبل کے معنی میں استعمال ہوتی ہیں
 ہے۔ البتہ مستقبل کا صیغہ بعد نہیں لایا گیا اس لیے کہ ایک اتفاقاً لایا گیا کہ لایا گیا
 گیا کہ دعا قبول ہو چکی ہے اور یکے کی حاصل ہو چکی ہے۔ متصرفہ جن فعلوں کی
 گردا میں ہوتی ہیں جیسے مصدر سے ماضی، مضارع، امر، نہی وغیرہ مانگے جائیں گے
 متصرفہ کی قید سے متصرفہ کو زمانہ لایا گیا ہے جیسے لیس، تم، میں وغیرہ۔ متصرفہ
 اکم فاعل کا صیغہ کسی چیز سے باہر کرنا بعض کے نزدیک مفعول کا صیغہ ہے کسی
 چیز سے باہر لایا ہوا۔ اللہ ازیں سے ماضی، حال اور مستقبل ہے۔
 سوال مسئلہ اور جملان تین چیزوں کے سوا ہیں حالانکہ وہ ان تین سے خارج نہیں
 جواب اس سے مراد وقتیات میں نہیں اور اکم فاعل، اکم مفعول وغیرہ کا لفظ متصرفہ
 اس پر فرق ہے کیونکہ مصدر اور جملہ متصرفہ نہیں۔
 اللہ زمانہ گذشتہ یعنی اس سے جو مدت گذشتہ زمانہ میں گزر جائے۔ ماضی میں
 گذشتہ زمانہ ماضی متصرفہ یعنی اعتبار اصل و فاعل کے گذشتہ زمانہ یا جاسے لفظ
 لم متصرفہ سے ماضی کی تعریف نہیں ہوئے گی کیونکہ اس میں کلمہ تم کی وجہ سے گذشتہ
 زمانہ پایا گیا ہے کہ با اعتبار ماضی کے۔ لفظ ماضی باشد چونکہ فعلوں میں بناسے
 اور متصرفہ کے اسباب فاعلیت، مفعولیت اور اضافت انہیں پائے گئے۔ یعنی
 کہتے ہیں جسکا آخر فاعل کے بدلے اور متصرفہ اسکی مندرجہ شے ہوتی ہے
 فعلوں میں ان تمام شے اور مومنوں میں اعواب اور اصل بنائیں سکون اور اعواب میں
 حرکت لیکن ماضی کو کوئی کی صفت واقع ہونے کی وجہ سے اکم فاعل سے مشابہت ہے جیسے
 حرکت بریل کا نام ہے اسی طرح حرکت بریل میں بھی ماضی کے مختلف حرکت لایا گیا
 حرکت بریل کا نام ہے اسی طرح حرکت بریل میں بھی ماضی کے مختلف حرکت لایا گیا
 حرکت بریل کا نام ہے اسی طرح حرکت بریل میں بھی ماضی کے مختلف حرکت لایا گیا

(تمام صیغوں میں زمانہ گذشتہ معتبر ہے)

تثنيه	واحد	
فَعَلَا	فَعَلَ	مذکر غائب
ان دو مذکروں نے کیا	اس ایک مذکر نے کیا	
فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	مؤنث غائب
ان دو مؤنثوں نے کیا	اس ایک مؤنث نے کیا	
فَعَلْتُمَا	فَعَلْتِ	مذکر حاضر
تم دو مذکروں نے کیا	تو ایک مذکر نے کیا	
فَعَلْتُمَا	فَعَلْتِ	مؤنث حاضر
تم دو مؤنثوں نے کیا	تو ایک مؤنث نے کیا	
فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	متکلم
ہم نے کیا۔ دو مذکر یا دو مؤنث، سب مذکر یا سب مؤنث	میں نے کیا۔ ایک مذکر ہو یا مؤنث	

فصل ر این همه که گفته شد بحث اثبات فعل ماضی معروف بود چون خواهی که مجهول بنا کنی فای فعل را ضم کن و عین

ہے کیونکہ ضمیر منصوب متصل کلمہ کی جزو کی حیثیت نہیں ہوتی اس لیے یہاں چاروں کی صورتیں دو کلموں میں ہیں نہ کہ ایک میں۔

فعل مجہول میں فاعل کو ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی جگہ مفعول کو ذکر کیا جاتا ہے کبھی فاعل کو نہیں اور کبھی اس کے زمان پر لانا مناسب نہیں سمجھا جاتا اس لیے فاعل کو ذکر نہیں کیا جاتا جیسے **شتم الأضيء** یا مفعول کا ذکر مقصود ہوتا ہے فاعل کا نہیں جیسے **قتل السارق** جو قتل کیا گیا مقصد یہ ہے کہ جو رسے نجات حاصل ہوگی زیادہ مقصود یہی تھا کہ رسے قتل کیا ہے اس کی طرف توجہ نہیں یا فاعل کا علم نہیں ہوتا جیسے **سقي المال** اس فاعل مشہور ہوتا ہے جیسے **خلق العالم**۔

تعلیم۔ فعلاً میں الفت علامت تنہیہ اور ضمیر فاعل ہے اور فعلاً
میں واو علامت جمع اور ضمیر فاعل ہے فعلاً ایسے جمع مذکر غائب
کے صیغہ کے اخرواؤ کے بعد الفت کہنے میں آتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔ یہ
اس لیے آتا ہے تاکہ مثل حضرو قتل کے واو عاطفہ اور واو جمع میں فرق ہو
جائے۔ تعلّفت میں تا صرف علامت تائید ہے ضمیر فاعل نہیں فعلاً
سے لے کر فعلاً تک تمام صیغوں میں لام کو ساکن کیا جاتا ہے حالانکہ کما
کا اخرونی پر فرتہ ہونا چاہیے تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مرفوع متصل
کو کلمہ کی تہ کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ بچے درجے ایک کلمہ میں حباب
کرکڑی کا ہونا نہ کہ وہ ہے اگرچہ ضمیر تک میں جار نہیں جمع میں لیکن جار

حُرُوفُهُ أَكْثَرُتْ مگر لغراض چون ^{بهر سه تایی} فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعَلَّ فَعَلَّلَ چون ^{بهر سه تایی} خَوَّبَ سَمِعَ كَرَّمَ بَعَثَ اما مستقبل
فعلی را گویند که بزمانه آمده تعلق دارد و آخر او مرفوع باشد مگر لغراض چون ^{بهر سه تایی} يَفْعَلُ يَفْعَلُّ يَفْعَلُلُ
چون ^{بهر سه تایی} يَضْرِبُ يَسْمَعُ يَكْرُمُ يُبْعِثُ اما حال فعلی را گویند که بزمانه موجوده تعلق دارد و صیغه حال همچو صیغه استقبال
است و از هر یکی ازین ماضی و مضارع چهارده کلمه بیرون می آیند. سه از آن مَرَدُ مَرَدٌ مَرَدٌ مَرَدٌ راست و سه از آن مَرْمُوثٌ
غائب راست و سه از آن مَرَدُ مَرَدٌ حاضر راست و سه از آن مَرْمُوثٌ حاضر راست و دو از آن مَرَحَايْتُ نفس متکلم را
در اول صیغه و در آن حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث یکسان است و در دوم صیغه حکایت نفس متکلم تشبیه و جمع مذکر و مؤنث
نیز یکسان است و هر یکی ازین ماضی و مضارع بردو گونه است معروف و مجهول و هر یکی ازین نیز بردو گونه است اثبات نفی.

۱۷۔ مگر بعض عینے خاتم فروع متصل میں سے کوئی اس سے متصل ہو جیسے فعلوا میں واو مضمر کی وجہ سے لام کلمہ کو ضمہ دیا گیا اور ضربت وغیرہ میں لام کلمہ کو ساکن کیا۔

۱۷ مرقعہ باشد اگر یہ محقق اعراب یعنی فاعلیت و مفعولیت و اضافت نہیں بانی گنیں لیکن اس مفاعل سے حرکات و سکنات میں اور لام تاکید کے داخل ہونے میں اور نکرہ کی صفت واقع ہونے میں مشابہت کی وجہ سے مریب ہے اور نواسب و جوارم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرقعہ ہوتا ہے۔

معاذ اللہ یعنی نواصب و مجازم کے داخل ہونے سے نصب و مجزم آئیں
گی رفق نہیں۔

۷۷ صفیہ لغت میں سرنے کو ڈبیر میں رکھنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بعض تہذیب کو بعض سے تہذیب دینے اور حرکات و سکنات سے لکھ کر جو حیثیت حاصل ہوتی ہے اسے صفیہ کہتے ہیں۔

۱۵۔ مضارِع: ہزار سے بنا ہوا ہے یعنی بکری وغیرہ کے دو بچوں کا ایک تھن پر دو دھرتے کے لیے جمع ہونا پھر مختلف استعمال ہوتا ہے چونکہ مضارِع بھی اسم فاعل کے وزن صوری میں مشابہ ہوتا ہے یعنی صرف حرکات و سکنات میں نہ کہ خصوصیت حرکات و سکنات میں اس لئے اسکو مضارِع کہتے ہیں نیز مضارِع کو غائب بھی کہتے ہیں کیونکہ غائب کا معنی ہوتا ہے باقی رہنا چونکہ مضارِع میں بھی زمانہ تکلم کے وقت تک باقی رہتا ہے لہذا ہوا نہیں ہوتا اس لئے غائب کا ہوا ہے۔

۵۴۔ تمام جگہ سے مراد تین ہیٹھے واحد، تشبیہ، جمع ہیں۔

۷۷ مرکزِ مصنفہ خاص ہوتا ہے لیکن یہاں نرائند ہے بحین کلام کے لیے آیا ہوا ہے

۸ نفس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مشکل اپنے نفس کی بات کی حکایت بیان کرتا ہے یعنی اپنے دل کی بات کی خبر دیتا ہے۔

تبعیہ عقلی احتمال یہ ہے کہ کل اٹھارہ سینے ہونے چاہئیں کیونکہ فاعل یا غائب ہوگا یا مخاطب یا مشترک پھر ایک یا مذکر ہوگا یا مؤنث اس طرح پھر سینے حاصل ہوتے پھر ایک واحد ہوگا یا تنہیہ جمع اس طرح کل اٹھارہ سینے حاصل ہوتے لیکن واحد متکلم مذکر اور مؤنث میں مشترک ہے اس طرح جمع متکلم مذکر اور مؤنث اور تنہیہ و جمع میں مشترک ہے متکلم کے دو سینے چھکی جگہ استعمال ہیں باقی چودہ رہ گئے اگرچہ فعلیات تنہیہ مذکر مخاطب اور مؤنث میں مشترک لیکن اسانی کے لیے اسے ذکر کرتے ہیں بعض صرفی کلام نہیں ذکر کرتے۔

۵۹ معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو خواہ فاعل حملی ہو
 جیسے ضرب زید یا فنی جو جیسے اللہ خلق یہاں فاعل ہو مفعول مستتر ہے معروف
 کا مفعول ہو تب یہ بیان ہوا کہ جب فاعل کی طرف فعل کی نسبت ہو تو گویا فاعل
 معلوم ہوگا اس لیے معروف یا معلوم کہیں گے فعل مجہول ہے وہ کہ جس کی نسبت
 فاعل کی طرف نہ ہو بلکہ مفعول کی طرف ہو حملی ہو یا فنی حملی کی مثال علی لما لم
 ادخنی کی مثال انما لم ادخنی مجہول کو مفعول اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا فاعل
 مذکور نہیں ہوتا ذکر کیا مجہول ہو تب ہے اگرچہ ہے شک مشہور و معروف ہی
 کہیں نہ ہو۔

فائدہ۔ کلام کرنے والے کو متکلم کہتے ہیں جس سے کلام کی جائے اسے مخاطب اور جس کو متعلق کلام ہوا سے غائب کہتے ہیں بے شک وہ سلسلے ہو یا پوشیدہ ہو، قریب ہو یا دور۔ لہذا غائب کے لیے چھپا ہوا ہونا ضروری نہیں، متکلم کے ساتھ کوئی اور بھی ہو ایک یا زائد تو اسے متکلم منہ لگتے ہیں۔

فعل را کسر و در دو حال و لام کلمه را بر حالت خود بگذارتنا ماضی مجهول گردد۔

بحث اثبات فعل ماضی مجهول

واحد	تثنيه	جمع
فَعِلَ	فَعِلَا	فَعِلُوا
مَذْكُر غَائِب	کئے گئے وہ دو مذکر	کئے گئے وہ سب مذکر
فَعِلْتَ	فَعِلْتَا	فَعِلْتُمْ
مَوْث غَائِب	کی گئی وہ دو مؤنث	کی گئیں وہ سب مؤنثیں
فَعِلْتُ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُمْ
مَذْكُر حَاضِر	کیا گیا تو ایک مذکر	کئے گئے تم دو مذکر
فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ
مَوْث حَاضِر	کی گئی تو ایک مؤنث	کی گئیں تم دو مؤنثیں
فَعِلْتُ	فَعِلْتُمْ	فَعِلْتُمْ
مُتَكَلِّم	میں کیا گیا یا میں کی گئی	کئے گئے ہم یا کی گئیں ہم، تثنيه مذکر و مؤنث جمع مذکر و مؤنث

فصل۔ اس ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی مجهول بود چون خواہی کہ نفی بنا کنی ماضی نفی در اول اود را تا ماضی منفی گردد و ماضی نفی در لفظ ماضی یعنی عمل نکند چنانچہ بود ہمہ راں طریق باشد لیکن عمل در معنی کند یعنی مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

در دو حال یعنی ماضی جب مفتوح العین جیسے فَتَرَبَّ یا مضموم العین جیسے کُتِبَ دو صورتوں میں ماضی کو مجهول بنانے وقت کسور العین کریں گے لیکن اگر پہلے ہی کسور العین ہو جیسے عَلِمَ تو اس کو اپنے حال پر چھوڑیں گے۔ در حالت خود یعنی لام کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے کیونکہ ماضی بنی برقع ہوتی ہے جو تنفیہ کو قبول نہیں کرتی۔ ماضی مجهول کو ماضی معروف کے بعد ذکر کرتے ہیں کیونکہ معروف اصل ہے اور مجهول فرع چونکہ اصل کو فرع سے مقدم ذکر کیا جاتا ہے۔ اثبات یعنی مثبت ہے چونکہ مثبت اصل ہے منفی فرع اس لیے مثبت کو مقدم ذکر کرتے ہیں۔ ماضی نفی کو اول میں لاتے ہیں کیونکہ وہ صدارت کلام کو چاہتا ہے نیز تاکہ سامع کو ابتداء معلوم ہو جائے کہ یہ ماضی منفی ہے۔

بحث نفی فعل ماضی معروف

واحد	تثنيه	جمع
مَافَعَلَ	مَافَعَلَا	مَافَعَلُوا
مَوْث غَائِب	مَافَعَلْتَا	مَافَعَلْتُمْ
مَذْكُر حَاضِر	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُمْ
مَوْث حَاضِر	مَافَعَلْتُنَّ	مَافَعَلْتُنَّ
مُتَكَلِّم	مَافَعَلْتُ	مَافَعَلْنَا

بحث نفی فعل ماضی مجهول

واحد	تثنيه	جمع
مَافَعَلَ	مَافَعَلَا	مَافَعَلُوا
مَوْث غَائِب	مَافَعَلْتَا	مَافَعَلْتُمْ
مَذْكُر حَاضِر	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُمْ
مَوْث حَاضِر	مَافَعَلْتُنَّ	مَافَعَلْتُنَّ
مُتَكَلِّم	مَافَعَلْتُ	مَافَعَلْنَا

فوائد نافعہ

اس ہمہ کہ گفتہ شد بحث ماضی مطلق بود چون خواہی کہ ماضی قریب یا بعید یا استمراری وغیرہ بنا کنی پس اگر لفظ "تَدَ" بر ماضی مطلق داخل کنی ماضی قریب گردد چون "تَدَضَرَبُ" و اگر لفظ

ماضی مطلق کو مطلق اسٹیکہ کہیں کہ اس میں قریب یا بعید کی کوئی قدر نہیں ہوتی بلکہ اس میں اطلاق ہوتا ہے یعنی فقط زمانہ ذکر شدہ پر دلالت کرتی ہے جیسے فعل کیا اس ایک مرد نے۔ ماضی قریب کو قریب اسٹیکہ کہتے ہیں کہ اس میں وہ گذرا ہوا زمانہ یا جانا ہے جو حال کے قریب ہوتا ہے۔

کَانَ داخل کنی ماضی بعید شود نحو کَانَ حَضَرَ و اگر اس را بر مضارع داخل کنی ماضی استمراری گردد۔ چون کَانَ يَفْعَلُ و اگر بر ماضی مطلق لفظاً لَعَلَّمَا در آری ماضی احتمالی گردد نحو لَعَلَّمَا فَعَلَ و بچھاں اگر بجائے لَعَلَّمَا لَفْظاً لَيْتَمَا داخل کنی ماضی تمنائی گردد و چون لَيْتَمَا حَضَرَ باید دانست کہ از ہر یک ازینہا چہار دہ چہار دہ صیغہ برمی آید چنانکہ در ماضی مطلق گذشت۔

فصل۔ این ہمہ کہ گفتہ شد ببحث فعل ماضی بود چون خواہی کہ مضارع بنا کنی یکی را از علامتہای مضارع در اول او در آخر و فاکلمہ را ساکن کن و عین کلمہ را بر حالت خود بگذار و آخر او ضمہ کن و علامت مضارع چہار حرف اند الف و تا و یا و نون کہ مجموع وی اتین باشد الف و حدان حکایت نفس متکلم راست و تا برائے ہشت کلمہ است سہ ازاں مرند کہ حاضر راست و سہ ازاں مر موند حاضر راست و دو ازاں مر واحد و تثنیہ موند غائب راست و یا برای چہار کلمہ راست سہ ازاں مر مذکر غائب راست و یکی مرجع موند غائب راست

۱۔ کَانَ حَضَرَ۔ مارا تھا اس ایک مرد نے، کَانَ حَضَرَ۔ مارا تھا اس ایک مرد نے، اس طرح باقی صیغوں کا مینے بھی آئے گا۔
تثنیہ۔ کَانَ خواہ ماضی پر داخل ہو یا مضارع پر کَانَ میں تبدیلی آئے گی جیسے۔ کَانَ، کَانَا، کَانُوا، کَانَتْ، کَانْتُمْ، کَانَتْ، کَانْتُمْ، کَانَتْ، کَانْتُمْ، کَانَتْ، کَانْتُمْ، کَانَتْ، کَانْتُمْ۔
۲۔ کَانَ يَفْعَلُ۔ وہ کرتا تھا، یا کرتا تھا۔
۳۔ کَانَ يَفْعَلُونَ۔ وہ دو مرد کرتے تھے یا کرتے تھے۔

یہاں بھی کَانَ میں تبدیلی ہوگی۔
۴۔ لَعَلَّمَا تمام صیغوں میں ایک جیسا رہے گا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، ماضی احتمالی کو ماضی تثنیہ بھی کہتے ہیں۔
لَعَلَّمَا فَعَلَ۔ اس ایک مرد نے کیا ہوگا۔

۵۔ لَيْتَمَا حَضَرَ، لَفْظاً لَيْتَمَا میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، سب صیغوں میں یکساں ہوگا، لَيْتَمَا حَضَرَ، لَيْتَمَا حَضَرَ، لَيْتَمَا حَضَرَ، لَيْتَمَا حَضَرَ۔

۶۔ چنانکہ در ماضی مطلق گذشت، جیسے جن طرح ماضی مطلق میں بیان کیا جا چکا ہے کہ تین صیغے مذکر غائب کے اور تین صیغے مؤنث غائب کے اور تین صیغے مذکر غائب کے اور تین صیغے مؤنث غائب کے اور ایک صیغہ واحد متکلم اور ایک صیغہ جمع متکلم کا۔

۷۔ مضارع کو ماضی کے بعد ذکر کرتے ہیں کیونکہ ماضی اصل ہے اور مضارع فرع ہے مضارع کو اس لیے ذکر کرتے ہیں کہ اسم فاعل و اسم مفعول، امر اور نہی وغیرہ مضارع سے ہی بنتے ہیں۔

۸۔ علامت اسے کہتے ہیں جس سے کسی چیز کی پہچان ہو جائے حروف

و نون برائے تثنیہ و جمع حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث ست و در ہفت محل نون اعرابی را در آ چہار تثنیہ کہ نون اعرابی درینہا مکسور باشد و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر کہ نون اعرابی درینہا مقصور باشد و نون جمع مؤنث چنانکہ در ماضی آید بچھاں در مضارع نیز آید۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف

واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	يَفْعَلُ	يَفْعَلُونَ
مؤنث غائب	تَفْعَلُ	تَفْعَلْنَ
مذکر حاضر	تَفْعَلُ	تَفْعَلُونَ
مؤنث حاضر	تَفْعَلِينَ	تَفْعَلْنَ
متکلم	أَفْعَلُ	نَفْعَلُ

فصل۔ این ہمہ کہ گفتہ شد ببحث اثبات فعل مضارع معروف بود چون خواہی کہ مضارع مجهول بنا کنی علامت مضارع را ضمہ دہ و عین کلمہ را فتح در دو حال و لام کلمہ را بر حالت خود بگذار تا مضارع مجهول گردد۔

۱۔ نون اعرابی کو کلمہ کے آخر میں لاتے ہیں کہ بر اعراب یعنی فتح کے بدل میں آتا ہے اور اعراب کلمہ کے آخر میں ہی ہوتا ہے۔ تثنیہ میں نون مکسور ہوتا ہے کیونکہ نون حرف ہے اور حرف میں اصل بنا ہے اور بنا میں اصل سکون ہے لہذا ساری نون کی وجہ سے کسرہ دیا۔ جمع میں فرق کرنے کے لیے فتح خفیف حرکت دے دی۔
۲۔ جب دوسرے ابواب کا وزن بیان کرنا ہو تو فاعل اور مفعول کے عین کلمہ پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں لیکن جب خود اس فعل کی گردان کرنی مقصود ہو تو اب فتح خفیف پر آئے گا۔
۳۔ اگر حضرت ہو تو ضمہ دے دیں اگر پہلی ہی ہو تو اپنے حال پر چھوڑ دیں جیسے یُفْعَلُ، یُفْعَلُونَ، یُفْعَلُونَ، یُفْعَلُونَ۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	مذکر غائب
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	مذکر غائب
تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُونَ	مؤنث غائب
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	مذکر حاضر
تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُونَ	مؤنث حاضر
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	متکلم

فصل۔ اس ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع مجہول بود چون خواہی کہ نفی بلا بنا کنی لائے نفی در اول اور در اول لائے نفی در لفظ مضارع پیچ عمل نکند چنانکہ بود ہمہ راں طریق باشد لیکن عمل در معنی کن یعنی مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

بحث نفی فعل مضارع معروف

واحد	تثنیہ	جمع	مذکر غائب
لَا يُفَعِّلُ	لَا يُفَعِّلَانِ	لَا يُفَعِّلُونَ	مؤنث غائب
لَا تُفَعِّلُ	لَا تُفَعِّلَانِ	لَا تُفَعِّلُونَ	مذکر حاضر
لَا تُفَعِّلُ	لَا تُفَعِّلَانِ	لَا تُفَعِّلُونَ	مؤنث حاضر
لَا يُفَعِّلُ	لَا يُفَعِّلَانِ	لَا يُفَعِّلُونَ	متکلم

لائے نفی کو فعل مضارع مثبت کے اول میں لائے سے فعل مضارع منفی بن جائے گا خواہ معروف ہو یا مجہول لا کو اول میں لائے کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ اشد بار کلام سے سماع کو پتہ چل جائے کہ یہ کلام منفی ہے مثبت نہیں لائے نفی لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرنا سنیے رفع اور نون اعرابی برقرار رہتے ہیں لفظ مضارع مثبت اور منفی یکساں نظر کرتے ہیں سوائے اس کے کہ مثبت میں لائی نفی نہیں ہوتا اور منفی میں لائی نفی ہوتا ہے قائمہ۔ نفی مضارع معروف اور مجہول کا ترجمہ کرتے وقت مثبت مضارع معروف اور مجہول پر صرف لفظ نہیں پایا دہ کیا جائے گا۔

بحث نفی فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	مذکر غائب
لَا يُفَعِّلُ	لَا يُفَعِّلَانِ	لَا يُفَعِّلُونَ	مؤنث غائب
لَا تُفَعِّلُ	لَا تُفَعِّلَانِ	لَا تُفَعِّلُونَ	مذکر حاضر
لَا تُفَعِّلُ	لَا تُفَعِّلَانِ	لَا تُفَعِّلُونَ	مؤنث حاضر
لَا يُفَعِّلُ	لَا يُفَعِّلَانِ	لَا يُفَعِّلُونَ	متکلم

فصل۔ اس ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی فعل مضارع مجہول بود چون خواہی کہ نفی تاکید ملین بنا کنی لن در اول فعل مضارع در آخر و اس را نفی تاکید ملین گویند ولن در فعل مستقبل در پیچ عمل نصب کند و اس پیچ عمل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم و در ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند چہار تثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو کلمہ معنی جمع مؤنث غائب و حاضر در لفظ پیچ عمل نہ کند ولن مضارع را بمعنی مستقبل منفی گرداند۔

بحث نفی تاکید ملین در فعل مستقبل معروف

واحد	تثنیہ	جمع	مذکر غائب
لَنْ يُفَعِّلَ	لَنْ يُفَعِّلَا	لَنْ يُفَعِّلُوا	مؤنث غائب
لَنْ تُفَعِّلَ	لَنْ تُفَعِّلَا	لَنْ تُفَعِّلُوا	مذکر حاضر
لَنْ تُفَعِّلَ	لَنْ تُفَعِّلَا	لَنْ تُفَعِّلُوا	مؤنث حاضر
لَنْ يُفَعِّلَ	لَنْ يُفَعِّلَا	لَنْ يُفَعِّلُوا	متکلم

لائے نفی کو فعل مضارع مثبت کے اول میں لائے سے فعل مضارع منفی بن جائے گا خواہ معروف ہو یا مجہول لا کو اول میں لائے کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ اشد بار کلام سے سماع کو پتہ چل جائے کہ یہ کلام منفی ہے مثبت نہیں لائے نفی لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرنا سنیے رفع اور نون اعرابی برقرار رہتے ہیں لفظ مضارع مثبت اور منفی یکساں نظر کرتے ہیں سوائے اس کے کہ مثبت میں لائی نفی نہیں ہوتا اور منفی میں لائی نفی ہوتا ہے قائمہ۔ نفی مضارع معروف اور مجہول کا ترجمہ کرتے وقت مثبت مضارع معروف اور مجہول پر صرف لفظ نہیں پایا دہ کیا جائے گا۔

بحث نفی جبر علیہ در فعل مستقبل معروف

واحد	ثنائية	جمع
لَمْ يَفْعَلْ	لَمْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلُوا
لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلْنَ
لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوا
لَمْ تَفْعَلِي	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ

فصل راین همه گفته شد بحث نفی تاکید بدن در فعل مستقبل بود چون خواهی که نفی جزم بیاکنی لم در اول فعل مضارع
در آو این را نفی جزم بگویم و لم در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر و حرف علت نباشد و اگر
باشد ساقط گرداند چون لَمْ يَدْخُلْ وَلَمْ يَرَمْ وَلَمْ يَخْشَ و حروف علت است و آو و الف و یا که مجموع
وے و آو باشد و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، و دو کلمه حکایت
نفس متکلم و در هفت محل فون اعرابی را ساقط گرداند چهار شنبه و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر
و در دو محل در لفظ پنج عمل نکند و آن دو محل اینست جمع مؤنث غائب و حاضر و در همه کلمات عمل در معنی کند یعنی
صیغه فعل مضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند.

فصل - این همه که گفته شد بحث نفی جزم علم در فعل مستقبل بود چون خواهی که لام تاکید با نون تاکید بنا کنی لام تاکید
در اول فعل مستقبل در آ و نون تاکید در آخر آ و زیاده کن و لام تاکید همیشه مفتوح باشد و نون تاکید دو نون^{۵۷}

۱۔ لفظ فاعل کو فعل پر داخل مضارع پر داخل کرنے کی وجہ سے کلمہ زمانہ مستقبل کو ماضی منفی کی طرف بدل دیتا ہے۔ زمانہ فعل میں ہوتا ہے دم میں نہیں اور استقبال مضارع میں ہوتا ہے ماضی میں نہیں یہی وجہ ہے کہ کلمہ ماضی پر داخل نہیں ہوتا۔

۲۔ محکمہ کا معنی دانت طور پر انکار کرنا چونکہ ماضی متفقہ الوقوع ہوتی ہے اس کے معنی میں کو یاد است انکار پایا جاتا ہے اس لئے محکمہ کہتے ہیں۔

۳۔ آخر میں حروف علت ہو تو کم آئے گئے کہ اس لیے کہ اگر معروف علت نہ کرے تو کم علل خاص نہیں ہوگا کیونکہ متصل میں فعلی حالت میں پہلے ہی اعراب تقدیری ہوتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ حروف علت اشباع حرکت سے ظاہر ہوتے ہیں جب کہ کم حرکت کو گزرتا ہے تو حرکت سے ظاہر ہونے والے حروف کو

یہی گزرتے گئے۔ ۴۔ علت کا معنی بیماری ہے یہ الفاظ بیمار کے منہ سے سنا رہے ہیں یا جس طرح بیمار کی حالت بدلتی رہتی ہے یہی بدلتے رہتے ہیں یا بیمار کے طرح کمزور ہوتے ہیں اس لئے ان کو علت کہتے ہیں۔

۵۔ فاعلہ۔ کم فعل مضارع کو اس لیے ماضی منفی کے معنی میں کہتا ہے کہ اس کو ان شرطیہ سے مشابہت حاصل ہے کہ دونوں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ان شرطیہ ماضی کو مستقبل کے معنی میں کہتا ہے اس لیے کم مضارع کو ماضی کے معنی میں کہتا ہے اس لیے کہ ایک دوسرے کی مدح و نواسی ایک قسم کی مشابہت ہے۔

تعلیم، مگرکہ بائن تا بعد میں زمانہ حال نہیں ہوتا ترجمہ اس طرح ہوگا، فن فاعل ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک آدمی، فن فاعل ہرگز نہیں کیا جائے گا وہ ایک آدمی، جمعا کہتے ہوگا، کم فاعل نہیں کیا اس ایک آدمی نے زمانہ گزشتہ میں، کم فاعل نہیں کیا گیا

است یکی وزن ثقیلہ دوم وزن خفیفہ وزن ثقیلہ وزن مشدود را گویند وزن خفیفہ وزن ساکن را گویند وزن ثقیلہ در چہارہ کلمہ در آید وزن خفیفہ در ہشت کلمہ در آید و ما قبل وزن ثقیلہ در پنج محل مفتوح باشد و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب و واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم و در شش محل ما قبل وزن ثقیلہ الف باشد چہار تثنیہ و دو جمع مؤنث غائب و حاضر و درین دو محل الف فاصل در آید و در جمع مذکر غائب و حاضر و آورد و رکرودہ شود و ما قبل او ضمہ گذاشتہ شود تا دلالت کند بر حذف و آورد از صیغہ واحد مؤنث حاضر یا دور کردہ شود و ما قبل او کسرہ گذاشتہ آید تا دلالت کند بر حذف یا وزن ثقیلہ در شش محل مکسور باشد و آن شش محل ہماں است کہ در الف درمی آید و در باقی ہشت محل مفتوح و وزن خفیفہ در خلیکہ الف باشد در نیاید و در باقی محل بیاید و وزن اعرابی بالون تاکید جمع نہ شود۔

۱۔ ہشت کلمہ در آید کلمہ پہلے واحد مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم۔
۲۔ وزن ثقیلہ کا ما قبل مفتوح ہوتا ہے کیونکہ وزن ثقیلہ میں نقل ہوتا ہے اور فتح خفیفہ حرکت ہے تاکہ اعتدال پیدا ہو جائے۔
۳۔ دو محل جتنے جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں وزن ضمیر اور وزن ثقیلہ میں الف فاصل لاتے ہیں کیونکہ بین زائد لڑات کا ایک جگہ جمع ہونا مکروہ سمجھا گیا ہے اگرچہ لفظی میں تین وزن ہیں لیکن ایک وزن اس میں وقایہ ہے جس کا معنی نہیں ہوتا اس لیے اس کا اعتبار نہیں لیکھو تین وزن اگرچہ تین وزن ہیں جمع میں لیکن ایک وزن کلمہ کا ہے زائد نہیں تین زائد وزن ایک جگہ جمع ہونے میں۔
۴۔ لفظ واؤ کو جمع مذکر حاضر اور غائب میں بوجہ اتقاء ساکنین علی غیر حسدہ لازم آئے ہے وقت حذف کر دیتے ہیں چونکہ واؤ ضمیر فاعل ہے اس کا حذف کرنا درست نہیں تھا اس لیے ما قبل ضمیر کو برقرار رکھتے ہیں تاکہ واؤ کا قائم مقام ہو اور واؤ کی حذفیت پر دلالت کرے۔

فائدہ

پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدغم ہو کلمہ ایک ہو تو اتقاء ساکنین علی حرفہ ہوتا ہے یہ جائز ہے اس کے علاوہ علی غیر مدہ ہے وہ ناجائز ہے ثقیلہ میں جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں اگر پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدغم ہوتا ہے لیکن کلمہ ایک نہیں ہوتا اس لیے واؤ اور یا کو حذف کر دیتے ہیں تثنیہ میں بھی اگرچہ یہ صورت باقی جاتی ہے لیکن الف کی خفت کے پیش نظر اور اہل عرب کے استعمال کے مطابق ہونے کی وجہ سے برقرار رکھا جاتا ہے۔ جیسے واوۃ

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و فعل مستقبل معرب

واحد	تثنیہ	جمع	
لِفْعَلَنَّ	لِفْعَلَانِ	لِفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث حاضر
لَا فَعَلَنَّ	لَا فَعَلَانِ	لَا فَعَلُنَّ	متکلم

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ و فعل مستقبل مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	
لِفْعَلَنَّ	لِفْعَلَانِ	لِفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث حاضر
لَا فَعَلَنَّ	لَا فَعَلَانِ	لَا فَعَلُنَّ	متکلم

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ و فعل مستقبل معرب

واحد	تثنیہ	جمع	
لِفْعَلَنَّ	لِفْعَلَانِ	لِفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث حاضر
لَا فَعَلَنَّ	لَا فَعَلَانِ	لَا فَعَلُنَّ	متکلم

بحث امر غائب معروف

واحد	ثنیہ	جمع	
لِفْعَلْ وہ ایک مذکر کرے	لِفْعَلَا وہ دو مذکر کریں	لِفْعَلُوا وہ سب مذکر کریں	مذکر غائب
لِتَفْعَلْ وہ ایک مؤنث کرے	لِتَفْعَلَا وہ دو مؤنث کریں	لِتَفْعَلْنَ وہ سب مؤنث کریں	مؤنث غائب
لَا فَعْلٌ میں کروں (مذکر، مؤنث)	لِنَفْعَلْ ہم کریں، دو مذکر، سب مذکر، دو مؤنث، سب مؤنث		متکلم

بحث امر غائب مجہول

واحد	ثنیہ	جمع	
لِفْعَلْ وہ ایک مذکر کیا جائے	لِفْعَلَا وہ دو مذکر کئے جائیں	لِفْعَلُوا وہ سب مذکر کئے جائیں	مذکر غائب
لِتَفْعَلْ وہ ایک مؤنث کی جائے	لِتَفْعَلَا وہ دو مؤنث کی جائیں	لِتَفْعَلْنَ وہ سب مؤنث کی جائیں	مؤنث غائب
لَا فَعْلٌ میں کیا/کی جاؤں (مذکر، مؤنث)	لِنَفْعَلْ ہم کئے جائیں۔ (دو مذکر، دو مؤنث، سب مذکر، سب مؤنث)		متکلم

بحث امر حاضر معروف بالنون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
اِفْعَلْ عَلَہ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	مذکر حاضر
اِفْعَلْنَ	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ	مؤنث حاضر
×	×	×	متکلم

بحث امر حاضر مجہول بالنون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلْنَ	مذکر حاضر
لِتَفْعَلْنَ	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلْنَ	مؤنث حاضر

بحث امر حاضر معروف بالنون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
اِفْعَلْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	مذکر حاضر
اِفْعَلْنَ	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ	مؤنث حاضر

بحث امر حاضر مجہول بالنون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلْنَ	مذکر حاضر
لِتَفْعَلْنَ	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلْنَ	مؤنث حاضر

بحث امر غائب معروف بالنون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِفْعَلْ	لِفْعَلَا	لِفْعَلُوا	مذکر غائب
لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلْنَ	مؤنث غائب
لَا فَعْلٌ	لَا فَعْلٌ	لَا فَعْلٌ	متکلم

بحث امر غائب مجہول بالنون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلْنَ	مذکر غائب
لِتَفْعَلْنَ	لِتَفْعَلَا	لِتَفْعَلْنَ	مؤنث غائب
لَا فَعْلٌ	لَا فَعْلٌ	لَا فَعْلٌ	متکلم

بحث نہی حاضر معروف

مذكر حاضر	واحد	ثلاثه	جمع
لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلُوا	لَا تَفْعَلُوا
مؤنث حاضر	لَا تَفْعَلِي	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ

بحث نہی حاضر مجہول

مذکر حاضر	واحد	ثنیہ	جمع
لَا تَفْعَلْ ذَکَیَا تَوَ اَیْکَ مَذْکَر	لَا تَفْعَلَا ذَکَیَا تَوَ اَیْکَ دَو مَذْکَر	لَا تَفْعَلُوا ذَکَیَا تَوَ اَیْکَ سَب مَذْکَر	
لَا تَفْعَلِیْ ذَکَیَا تَوَ اَیْکَ مَوْنِث	لَا تَفْعَلَا ذَکَیَا تَوَ اَیْکَ دَو مَوْنِث	لَا تَفْعَلْنَ ذَکَیَا تَوَ اَیْکَ سَب مَوْنِث	

[illegible]

مذکر غائب	لا یفعل	نہ کرے وہ ایک مذکر	تثنیہ	جمع
مؤنث غائب	لا تفعل	نہ کرے وہ ایک مؤنث	لا تفعل	لا تفعل
متکلم	لا افعل	میں نہ کروں	لا نفعل	ہم نہ کریں

بحث نہی غائب مجہول

مکر غائب	لاَئِفْعَلْ وہ ایک مذکر نہ کیا جائے	تثنیہ	جمع
مؤنث غائب	لاَئِفْعَلْ وہ ایک مؤنث نہ کی جائے	لاَئِفْعَلَا وہ دو مذکر نہ کیے جائیں	لاَئِفْعَلُوا وہ سب مذکر نہ کئے جائیں
منکلم	لاَئِفْعَلْ میں نہ کیا / کی جاؤں	لاَئِفْعَلْ ہم نہ کئے / کی جائیں	

[illegible]

بحث نہی حاضر معروف بالنون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلُوا	مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر مجہول بالنون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلُوا	مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر معروف بالنون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا تَفْعَلَنَّ		لَا تَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لَا تَفْعَلَنَّ			مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر مجہول بالنون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا تَفْعَلَنَّ		لَا تَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لَا تَفْعَلَنَّ			مؤنث حاضر

لَا تَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر الہ
لَا تَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر
لَا تَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر

لَا تَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر

بحث نہی غائب معروف بالنون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلُوا	مذکر غائب
لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلُوا	مؤنث غائب
لَا يَفْعَلَنَّ			متکلم

بحث نہی غائب مجہول بالنون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلُوا	مذکر غائب
لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلُوا	مؤنث غائب
لَا يَفْعَلَنَّ			متکلم

بحث نہی غائب معروف بالنون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا يَفْعَلَنَّ		لَا يَفْعَلُوا	مذکر غائب
لَا يَفْعَلَنَّ			مؤنث غائب
لَا يَفْعَلَنَّ			متکلم

بحث نہی غائب مجہول بالنون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا يَفْعَلَنَّ		لَا يَفْعَلُوا	مذکر غائب
لَا يَفْعَلَنَّ			مؤنث غائب
لَا يَفْعَلَنَّ			متکلم

لَا يَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر الہ
لَا يَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر
لَا يَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث پہی بود چوں خواہی کہ اسم فاعل بنا کنی اسم فاعل گرفتہ می شود از فعل مضارع معروف پس علامت مضارع را حذف کن بعد ازاں فاعلم را فتحہ و میان فا و عین الف فاعل در آ و عین کلمہ را کسره و وہ و لام کلمہ را تنوین زیادہ کن تا اسم فاعل گردد۔

تتمہ در بیان اسم فاعل کہ ایں علامت اسم است و فاعل نیز اسم است

مؤنث	واحد	تثنیہ	جمع
فَاعِلَةٌ	فَاعِلٌ	فَاعِلَانِ	فَاعِلُونَ
کرنے والی ایک مؤنث	کرنے والا ایک مذکر	کرنے والے دو مذکر	کرنے والے سب مذکر
مؤنث	واحد	تثنیہ	جمع
فَاعِلَةٌ	فَاعِلٌ	فَاعِلَانِ	فَاعِلُونَ
کرنے والی ایک مؤنث	کرنے والا ایک مذکر	کرنے والے دو مذکر	کرنے والے سب مذکر

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم فاعل بود چوں خواہی کہ اسم مفعول بنا کنی، اسم مفعول ساخته میشود از فعل مضارع مجهول پس علامت مضارع را حذف کن بعد ازاں میم مفتوح مفعول در اول ا و در آ و عین کلمہ را ضمہ و وہ و میان عین و لام مفعول در آ و لام کلمہ را تنوین دہ تا اسم مفعول گردد۔

اسم فاعل کی بحث پہلے اس لیے ذکر کیا تاکہ تمام فعلوں کی بحث ایک جگہ ہو جائے۔ اسم فاعل وہ اسم ہے جو مشتق ہو مضارع سے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو، حدوث یا بامعنی اور نسبت غیر کے زیادتی نہ پائی جائے حدوث سے صفت مشبہ کو نکال کر اس میں دوام ہوتا ہے۔ زیادتی کی بھی کر کے تفصیل کو نکال کر اس میں نسبت غیر کے زیادتی ہوتی ہے مثلاً۔ اللہ تعالیٰ کی صفات خالق و رازق ہیں اگرچہ دوام ہوتا ہے لیکن باعتبار صیغہ کے نہیں بلکہ باعتبار موصوف کے کہ موصوف ہیں دوام ہے اس لیے صفات میں بھی دوام ہے۔ فاعل اسم فاعل کے مشتق ہونا اور خاص وزن ہونا ضروری ہے لیکن فاعل کے لیے ضروری نہیں کبھی مشتق ہو کبھی غیر مشتق ہوتا ہے جیسے جَاءَ ذئبٌ میں زید فاعل ہے جَاءَ مضارع زید اور جَاءَ مضروب ذئب میں مضارب اور مضروب فاعل ہیں۔ اسم فاعل کو فعل مضارع سے بناتے ہیں کیونکہ اسم فاعل کو مضارع سے حرکات و کلمات اور تبدلات و حروف میں مشابہت ہے نیز دونوں نکرہ کی صفت واقع ہوتے ہیں میں مشابہ ہیں۔ علامت مضارع کو حذف کر دیتے ہیں کیونکہ جب فاعل بنائیں گے تو مضارع نہیں رہے گا لہذا اس کی علامت بھی حذف کی جائے گی۔ فتح خفیف حرکت ہے ابتدا یا اس کی محال ہونے کی وجہ سے اس حرکت کو مضرب کیا۔ الف کو بالاسن محال ہونے کی وجہ سے اس حرکت کو مضرب کیا۔ الف کو لائے ہیں تاکہ ماضی سے التباس لازم نہ آئے اول میں نہیں لائے کیونکہ الف

بحث اسم مفعول

مؤنث	واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعُولَةٌ	مَفْعُولٌ	مَفْعُولَانِ	مَفْعُولُونَ
کی ہوئی ایک مؤنث	کیا ہوا ایک مذکر	کئے ہوئے دو مذکر	کئے ہوئے سب مذکر
مؤنث	واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعُولَةٌ	مَفْعُولٌ	مَفْعُولَانِ	مَفْعُولُونَ
کی ہوئی ایک مؤنث	کیا ہوا ایک مذکر	کئے ہوئے دو مذکر	کئے ہوئے سب مذکر

تتمہ در بیان اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل

فصل: چوں خواہی کہ اسم ظرف زمان و مکان بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم مفتوح در اول ا و در آ و عین کلمہ را فتحہ و وہ و لام کلمہ را تنوین زیادہ کن تا اسم ظرف زمان و مکان گردد۔

و مضاعف و لام کلمہ را تنوین ملحق کن تا اسم زمان و مکان گردد۔

بحث اسم ظرف

واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعُولٌ کرنے کا ایک وقت یا ایک جگہ	مَفْعُولَانِ کرنے کے دو وقت یا دو جگہیں	مَفْعُولُونَ کرنے کے سب وقت یا سب جگہیں

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم ظرف بود چوں خواہی کہ اسم آلہ بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم

اسم ظرف وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جائے تاکہ مصدر سے مشتق ہو تاکہ زمان یا مکان پر دلالت کرے (مصدری ہونے سے مراد حدوث ہے) تعریف سے یہ واقع ہوا کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں زمان اور مکان جب لفظ سے پہلے زمان کے متعلق ہوا کہیں تو جواب میں واقع ہونے والی ظرف کو زمان کہیں گے اور جب لفظ میں سے سوال کیا جائے تو جواب میں ظرف مکان واقع ہوگی۔ زمان کی مثال منیٰ قبلہ جواب مفعولہ دوم (نیمہ مکان کی مثال آئین قبلہ جواب مفعولہ اول) ظرف بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضمر ہو تو ظرف کا عین کلمہ مفتوح ہوگا جیسے مَفْعُولٌ، مضمر کی مثال جیسے مَفْعُولٌ میں معلقا ظرف مسکورہ لکھیں ہوئی اور اگر مضارع کے عین کلمہ پر کسہ ہو تو ظرف کے عین کلمہ پر بھی کسہ ہوگا جیسے مَفْعُولٌ لیکن ناقص اور مضاعف میں معلقا ظرف مفتوح لکھیں ہوئی۔

اسم آلہ کے بعض مفعول کے آخر میں اگرچہ لفظ تاکو لایا جاتا ہے لیکن وہ مفعول مؤنث کا نہیں ہوتا کیونکہ فاعلیت و مفعولیت کے لحاظ سے تذکرہ تائید کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مَفْعُولٌ، مَفْعُولَةٌ اور مَفْعُولَانِ تینوں کا ایک ہونے ہوگا۔ مفعولہ کی ایک آلہ مذکر اور مؤنث کا کسی ایک میں بھی لحاظ نہیں۔

مکسور در اول اور در آخر وعین کلمہ رافتحہ اگر مفتوح نباشد ولام کلمہ را متون ملحق ساز تا اسم آلہ گردد و اگر بعد
عین کلمہ الف آری ویا پس لام تا زیادہ کنی دو صیغہ دیگر اسم آلہ کہ اکثر موافق قیاس است پدید می آید
بحث اسم آلہ

واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعَلٌ کرنے کا ایک آلہ	مِفْعَلَانِ کرنے کے دو آلے	مَفَاعِلُ کرنے کے سب آلے
مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَانِ	"
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مِفَاعِلُ

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم آلہ بود چون خواہی کہ اسم تفصیل بنا کنی علامت مضارع را حذف کن
و ہمزہ اسم تفصیل در اول اور در آخر وعین کلمہ رافتحہ اگر مفتوح نباشد ولام کلمہ را بحالت خود بگذار ایں طریق بنائے

اسم تفصیل وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے ایسی چیز کے
لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو بطور حدوث اور اس میں زیادتی پائی
جائے نسبت غیر کے جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو زیادتی فاعل
میں ہوتی ہے مفعول میں نہیں اگرچہ أَشْهَرُ، أَشْغَلُ، أَغْذُو میں
زیادتی مفعول میں ہے لیکن یہ شاذ ہیں جیسے اگرچہ قانون کے خلاف ہیں
لیکن استعمال کے موافق ہیں۔

اس ہمزہ کو اس لیے زیادہ کرتے ہیں کہ اس کو حدوث علت میں سے
الف کو مناسبت ہے خود حدوث علت میں سے یا کو زائد کرنے سے
مضارع کے فاعل کے صیغہ سے التباس لازم آتا اور واؤ کے زائد کرنے
سے مخاطب سے التباس لازم آتا کیونکہ تا اصل میں واؤ ہوتی ہے۔ مثلاً
وَدَّوْجِلٌ یُنِیْ کَیْ وَادَّوْجِلٌ یُنِیْ وَادَّوْجِلٌ یُنِیْ، واؤ علامت مضارع
اور واؤ فاعل اس لئے واؤ کو تاسے بدل دیا اور علت کو زائد کرنا ممکن
نہیں کیونکہ پہلا لفظ ساکن ہو تو پڑھنا مشکل ہے۔

اسم تفصیل ثلاثی مجرد کے غیر تینے ثلاثی مزید، رباعی مجرد، رباعی
مزید سے نہیں آتا اور ثلاثی مجرد سے بھی نہیں آئے گا جب کہ اس میں
لون (دنگ)، اور عیب والا مینے پایا جائے جیسے أَحْضَرُ، أَغْنَى،
یہ اسم تفصیل نہیں اسی طرح اسم تفصیل افعال ناقصہ سے نہیں آئے گا

اسم تفصیل برائے مذکر ست آچوں صیغہ مؤنث بنا کنی بعد حذف علامت مضارع فار صیغہ وہ وعین
را ساکن کن و بعد لام الف مقصورہ لاحق کن ولام کلمہ رافتحہ تا اسم تفصیل مؤنث گردد۔
بحث اسم تفصیل

واحد	تثنیہ	جمع
أَفْعَلٌ زیادہ کرنے والا ایک مذکر	أَفْعَلَانِ زیادہ کرنے والے دو مذکر	أَفْعَلُونَ (جمع مذکر سالم) زیادہ کرنے والے سب مذکر
فُعْلَى زیادہ کرنے والی ایک مؤنث	فُعْلَيَانِ زیادہ کرنے والی دو مؤنث	فُعْلَيَاتُ (جمع مؤنث سالم) زیادہ کرنے والی سب مؤنث
فَعْلٌ زیادہ کرنے والی سب مؤنث		

تمت بالخیر

فائدہ

الف مقصورہ جب تیسری حکہ سے بعد
میں آئے جیسے چوٹی، پاچوں اور چھٹی
حکہ تو اس کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم
بنائے وقت یا سے بدل دیتے ہیں اسی
لیے تثنیہ فُعْلَيَانِ اور جمع مؤنث سالم
فُعْلَيَاتُ آتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقِيَّةِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

بدل اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارين کہ جملہ افعال متصرفہ واسمائی ممکنہ از روی ترکیب
حروف اصلی بردو گونا گشت ثلاثی و رباعی اما ثلاثی اس باشد کہ در ماضی اوست حرف اصلی باشد چون نَصَر و
حَتَب و رباعی اس باشد کہ در ماضی اور چہار حرف اصلی باشد چون بَعَث و عَرَب اما ثلاثی بردو گونا گشت
یکی مجرد کہ در ماضی اور حرف زائد نباشد و دیگر مزید فیہ کہ در ماضی اور حرف زائد نیز باشد اما آنکہ در حرف
زائد نباشد آن نیز بردو گونا گشت یکی منطوقہ وزن او بیشتر آید و دیگر شاذ کہ وزن او کمتر آید اما مطر و را
پنج باب است۔

۱۔ ہاں میں یا زائد ہے اور اس امر سے دانستن سے جتنے جانتا ہو
میں غلام اور فارسی میں ایک ہی شے میں استعمال ہونے میں مخاطب کو
متذکرنا مقصود ہے اور اس کی غفلت دور کرنی مقصود ہو تو یہ لفظ ذکر
کیا جاتا ہے، البتہ فارسی لفظ ذکر کے اشارہ کیلئے کہ کتاب کی عبارت
فارسی میں ہوگی۔ ۲۔ افعال متصرفہ ان فعلوں کو کہتے ہیں جن کی ماضی،
مضارع، امر وغیرہ کی گردائیں ہوتی ہوں ۳۔ اسمائے ممکنہ سے مراد
اسما مرعوب ہیں جیسے وہ اسم جنکو معنی اصل سے مشابہت نہ ہو وہ ممکن
ہوتا ہے ممکن کا معنی جگہ دینا، قدرت دینا، ممکن بھی احوال کو جبکہ
دیتا ہے اور ایسے آپ پر قادر کرتا ہے اس لیے اس کو ممکن کہتے ہیں۔
یہاں تمام اسماء مشتقہ اور مضارع و جامد مراد ہیں۔

۴۔ ثلاثی و رباعی دونوں لفظوں کے فاعل پر صغیر ہے منسوب بسوی ثلثہ
اور مضارع بسوی اربعہ ہوتے ہیں جن میں حرفوں والا اور چار حرفوں والا
۵۔ ماضی کے واحد مذکر فاعل کے صغیر سے پتہ چلے گا کہ یہ ثلاثی ہے یا
رباعی مصدر یا کسی اور فعل سے نہیں کیونکہ ان میں ثلاثی مجرد سے ہونے
کے باوجود بھی حروف زائد آتے رہتے ہیں۔

۶۔ مجرد وہ ہوگا جن کے ماضی کے واحد مذکر کے صغیر میں حروف اصلیہ
سے کوئی زائد نہ ہو باقی مصدر اور تمام مشتقات ماضی کے تالی ہوں گے
یعنی ان کو بھی مجرد کہیں گے۔

۷۔ نقل کسی کام پر اچھارنا، خاص کرنا، نظر کرنا، تفتیش کرنا، اور
پریشان کرنا، یعنی چیزوں کو بعض پر پھینکا، کسی چیز کو باہر لانا، دور
کرنا، منتشر کرنا، حوض کو منہدم کرنا، زیریں چیز کو بال کرنا،

باب اول

بروزن فعل یفعل یفتح العین فی الماضی وضعہا فی التائب چون النَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ یاری کردن۔

نصر مفعولہ نصر یضرب نصرًا فهو منصوب الامر منه انصر والنہی عنہ
لا تنصر الطرف منہ منصوب والا لہ منہ منصوب ومنصران وتنصرتا منصرتان
والجمع منہا مناصیر ومناصیر فعل التفضیل منہ انصر والمؤنث منہ نصرتی وتنصرتا نصرتان
والجمع منہا انصرون واناصر ونصرتی نصرتی، اطلب، جتن، الدخول، در آمدن، القتل،
کشتن، القتل، تافتن۔

این ہوا مثال بروزن نصر نصرتی آئند

باب دوم، بروزن فعل یفعل یفتح العین فی الماضی وکسر ہا فی التائب چون الضرب والضربۃ زدن
ورقن بر روی زمین و پدید کردن مثل مصر لقیہ ضرب یضرب ضربًا فهو ضارب وضرب
یضوب ضربًا فهو مضروب الامر منه اضرب والنہی عنہ لا تضرب الطرف منہ مضروب والا لہ منہ
مضروب ومضربۃ ومضارب وتنصرتا مضربان ومضربان والجمع منہا مضارب ومضارب
افعل التفضیل منہ اضرب والمؤنث منہ نصرتی وتنصرتا مضربان ومضربان والجمع منہا مضربون و
اضارب وضرب وضربان: الغل، شستن، الغلب، غلبہ کردن، الظلم، ستم کردن، الفصل، جدا کردن

این ہوا مثال بروزن ضرب ضربتہ می آئند

۱۔ غایب مضارع کا دوسرا نام ہے یہ غیور سے بنا ہے جس کا معنی ہے
باقی رہنا، چونکہ مضارع میں بھی زمانہ تکم کے وقت تک باقی رہتا ہے،
گذرا ہوا نہیں ہوتا اس لیے اسے غایب کہا جاتا ہے۔
۲۔ تصریفہ کا معنی ہے پھیرنا یعنی گردان کرنا، ایک کھڑک کو ایک حال
سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا۔ یہاں جو گردان ذکر کی گئی ہے اس کو
حرف منصرف کہتے ہیں اس میں ہر ایک مشتق کا ایک ایک صغیر ذکر کر دیا جاتا
ہے جیسے نصر ماضی کا واحد مذکر فاعل اور نصرتی مضارع کا واحد مذکر فاعل
کا صغیر ہے۔

۳۔ تنصیر سے مراد ظرف اور لہ کا تنصیر طرف کا منصوبان اور لہ
کا تنصیر منصرتان۔
۴۔ والجمع منہا سے مراد بھی ظرف اور لہ کی جمع، مناصیر طرف اور لہ
دونوں کی جمع ہے لیکن مناصیر صرف لہ کے وزن مناصد کی جمع ہے

۵۔ مثال بیان کرنا۔
۶۔ دفن کے نزدیک مثال کی قید کے بغیر بھی ضرب مثال بیان کرنے
کے معنی میں آتا ہے۔

کلمہ میں نہ ہو۔ قال اور باج اصل میں قول اور بیع تھے ان میں قائلین جاری ہوا لیکن قول، بیع اور قول، بیع اور فوعہ کہتے ہیں اور فوعی حی اور عضوان، ریحان اور عصوۃ اور عضوان، ریحان اور عضوان، خشق اور جولان، حیوان، صودی، حیدی

معلوم ، وال قانون جاری ہو ، اسم کو مکدود ، مکدودہ ، مکدود ، مکدودان اور افضل التفصیل اکود ، اکودان ، اکودون میں قانون جاری نہیں کیا گیا کیونکہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ اسم کو اور افضل التفصیل میں قانون جاری نہیں ہوتا ، **سہ قاعدہ** : ہر وال ساکن اس کے بعد تالیف متحرک ہو سوائے ناقض کے اس وال کو تالیف متحرک نہیں اس کے بعد تالیف

انتقاء

[illegible]

باب اول بروزن فعلکۃ چون البعثرۃ برنگختن، تمصرفیه بعثرۃ بعثرۃ فهو مبعضر
وبعثرۃ بعثرۃ فهو مبعضر الامرۃ بعثرۃ والہی عنہ لا تبعثرۃ الدحرجۃ بیا کر دایند
العسکرۃ لشراختن، القنطرة پل بستن، الذعفرۃ رنگ کردن بزعفران،

اما رباعی منشعب کہ در حرف زائد باشد آن نیز بر دو گونه است یکی آنکہ در و ہمزہ وصل نباشد و
دیگر آنکہ در و ہمزہ وصل باشد اما در و ہمزہ وصل نباشد آن نیز یک باب است و این باب لازم است در
قرآن شریف نیامده است۔

باب اول بروزن تفعلل چون التسریر پیراہن پوشیدن تمصرفیه تسربل تسربل تسربلا
فہو متسریر الامرۃ تسربل والہی عنہ لا تسربل التبرق تبرق تبرق پوشیدن القمقم مقبور شدن،
التزندق نزدیک شدن، التبختر بناز خرامیدن اما آنکہ در و ہمزہ وصل در آید آنرا دو باب است، و
این ہر دو باب لازم است۔

باب اول بروزن افعلال چون الابرنشاق شاد شدن تمصرفیه ابرنشق ابرنشق ابرنشاقا
فہو مبرنشق الامرۃ ابرنشق والہی عنہ لا تبرنشق الاخرنجام جمع شدن، الابنداح فرار
شدن جائیگاہ، الاسلنطاح بر قفافتن، الاخرنکاس سیاه شدن موئے۔ بدانکہ این باب در قرآن
شریف نیامده است۔

صلہ اس باب کا مصدر جس طرح فعلکۃ آتے اسی طرح فعلال لا
دیکھو یہی آتے جیسے سترھفت سترھا فا میں نے بچے کی غذا کو
درست کیا، اسی طرح اس باب کا مصدر فعلال لا (بالفتح)
بھی آتا ہے جیسے صلیح لا، و شو اسار اور فعلال کے وزن پر آتا
ہے جیسے فقہری (الفتح) کی جانب چلنا، اور فعلال لا و مفعول اول
و ثالث والف مدودہ جیسے خرقصاء و سرین پر اس طرح بیٹھا کہ دونوں
ران پیٹ سے چپاں ہوں)۔ تبصرہ رباعی مجرد ہوا مزید اور ثلاثی مزید
کے مقربہ صا کے لغیر اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا
ہے اس کو مصدر بھی کہتے ہیں یعنی ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور رباعی مزید
کا اسم مفعول اور ظرف اور مصدر بھی ایک ہی وزن پر آتے ہیں کے مصدر بھی
کا اس وزن پر آتا قیاسی ہے لیکن ثلاثی مجرد سے مصدر اگرچہ اسم مفعول
کرتا ہوتا۔

باب دوم بروزن افعلال چون الاقشعرا مئے برن تاستن تمصرفیه اقشعرا اقشعرا اقشعرا
مقشعرا الامرۃ اقشعرا اقشعرا والہی عنہ لا تقشعرا لا تقشعرا لا تقشعرا سخت
تا خوش شدن، الاشفقرا پر گندہ شدن، الانمھرا سرخ شدن چشم، الاشمھرا سخت شدن غار
الاشعھرا بند شدن بدانکہ اس باب در قرآن شریف آئدہ است کما قال اللہ تعالیٰ تقشعرا
من اجلۃ الذین یخشون ربہم (پ ۲۳)

اما ثلاثی منشعب کہ ملحق بر رباعی است نیز دو گونه است یکی آنکہ ملحق بر رباعی مجرد باشد و دوم آنکہ ملحق
بر رباعی مجرد نباشد اما آنکہ ملحق بر رباعی مجرد باشد آنرا ہفت باب است۔

باب اول بروزن فعلکۃ بتکرار اللام چون الجلبۃ چادر پوشیدن تمصرفیه جلب جلب جلب
جلبۃ فہو مجلب وجلب مجلب جلبۃ فہو مجلب الامرۃ جلب جلب والہی عنہ لا تجلب
السئلۃ شافتن، و لیس ہذا الباب فی القرآن۔

باب دوم بروزن فعلکۃ بزیادۃ النون بین الیمین واللام چون القلنسۃ کلاه پوشیدن۔
تمصرفیه قلنس قلنس قلنسۃ فہو مقلنس و قلنس یقلنس قلنسۃ فہو مقلنس،
الامرۃ قلنس والہی عنہ لا تقلنس، و لیس فی القرآن۔

صلہ امر اور مجرد اور بنی میں تین تین صورتیں پڑھی جائیں گی ادغام کا
باب افعلال (اجزائ) میں بیان کیا جا چکے۔ تیسرا معنی، مضارع وغیرہ
میں بھی اسی باب کی طرح ادغام ہوگا۔
فائدہ۔ مصنف نے اگرچہ متعدی مزید کے الواب کے افعال مجہول اور
اسم مفعول نہیں ذکر کیے کیونکہ یہ لازم فعل ہیں لیکن ہندی طلباء کو وزن
کی پہچان کرانے کے لیے اکثر حضرات ان کے فعل مجہول اور اسم مفعول بھی ذکر
کرتے ہیں کیونکہ ان آؤ زان کے ساتھ ہی حرف جار ذکر کر کے متعدی بنایا جاتا
ہے مکمل بیت کہ یہ کار ترجمہ نقل کیا جاتا ہے بریکٹ میں ان ذکرہ الفاظ
گرای کا ترجمہ ہے۔ اللہ نے اناری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک
ایک ہی سے دوسرے بیان والی ہے اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے
بدن جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر انھی کھلیں اور بدن نرم پڑتے ہیں
یا خود انی خوف رعبت میں، اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے
اور جسے اللہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔

صلہ رباعی مجرد کا وزن فعلکۃ ہے اور ملحق بر رباعی مجرد کے پہلے باب کا وزن بھی
فعلکۃ ہے لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ رباعی مجرد کے چار حرف اصلی ہوتے
ہیں، فاکلمہ، عین کلمہ اور دو لام لیکن ملحق حقیقت میں ثلاثی مزید ہے رباعی مجرد
کے وزن کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کا نام ملحق ہوتا ہے اس کا پرانا ثلاثی
مزید فی ملحق رباعی مجرد ہے، اس میں دو لام اصلی نہیں بلکہ لام کلمہ کا ہم جنس
آتا ہے اصل لفظ جلب ہے ایک یا کو یا لکھا جیتے لام کلمہ کا کھولے کھدو
لام بھی آتا ہے۔ فعلا جلبۃ کا وزن فعلکۃ ہونا چاہیے تھا لیکن آسانی کے لیے
وزن میں کھولے لام کا اعتبار بھی کر لیا ہے ورنہ حقیقت میں جو لفظ زائد ہوتا ہے
اسی کو بعینہ وزن میں لانا چاہیے۔
صلہ فعلکۃ ظاہر ادخجۃ رباعی مجرد کا ہم وزن معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت
میں اس میں عین اور لام کلمہ کے درمیان نون زائد ہوتا ہے نون کلمہ میں اصل
نہیں کہ اس کا وزن فعلکۃ ہو بلکہ نون زائد کا وزن میں بعینہ لانا چاہیے گا
اسی لیے اس کا وزن فعلکۃ بیان کیا گیا ہے۔

باب سوم بروزن فعولۃ بزيادة الواو بين الفاء والعين چون الجوزبة ^{جواب پرتین} یا تا بپوشیدن
تصرفیه جَوْرَبٌ یَجْوِرِبُ جَوْرَبَةً فهو جَوْرَبٌ وجَوْرَبٌ یَجْوِرِبُ جَوْرَبَةً فهو جَوْرَبٌ
 الامر منه جَوْرَبٌ والنهی عنه لا تَجْوِرِبُ: الحَوَکَلَةُ سُخْتُ پیرشدن و لیس فی القرآن
باب چهارم بروزن فعولۃ بزيادة الواو بين العين واللام چون السَّوْکَلَةُ ^{جواب پرتین} الزار پوشیدن
تصرفیه سَوْکَلٌ یَسْوِکُلُ سَوْکَلَةً فهو سَوْکَلٌ الامر منه سَوْکَلٌ والنهی عنه لا تَسْوِکُلُ: الجَمْهَوْرَةُ
 آواز بلند کردن، و لیس فی القرآن

باب پنجم بروزن فعیلۃ بزيادة الیاء بین الفاء والعین، چون الخیعلة ^{تثنی} پیر این بے آستین پوشیدن
تصرفیه خَیْعَلٌ یَخْیَعِلُ خَیْعَلَةً فهو خَیْعَلٌ وخَوْعِلٌ یَخْیَعِلُ خَیْعَلَةً فهو خَیْعَلٌ الامر منه
 خَیْعَلٌ والنهی عنه لا تَخْیَعِلُ: الهِیْمَةُ، گواه شدن، یُقَالُ اِنْ اَلْهَمَاءُ فِیْهِ مَبْدَلَةٌ مِنَ اَلْهَمَزَةِ
 الصَّیْطَرَةُ برگماشته شدن، و جاء فی القرآن کما قال الله تعالی لَسْتُ عَلَیْهِمْ بِصَّیْطِرٍ
 بدانکه خَوْعِلٌ واصل خَیْعَلٌ بود از جهت ضم ما قبل یا واو گشت خَوْعِلٌ شد

باب ششم بروزن فعیلۃ بزيادة الیاء بین العین واللام چون الشریفة ^{تثنی} افزونی بر بگائی گشت بریدن
تصرفیه شَرِیْفٌ یُشْرِیْفُ شَرِیْفَةً فهو شَرِیْفٌ وشَرِیْفٌ یُشْرِیْفُ شَرِیْفَةً فهو شَرِیْفٌ
 الامر منه شَرِیْفٌ والنهی عنه لا تَشْرِیْفُ، اَلْجَزِیْلَةُ زُراندون، و لیس فی القرآن

له فعولۃ یعنی ثلاثی مزید یعنی بر بای مجزوعه یعنی فعلکله
 کے ساتھ ملحق ہے نظام اس کا وزن بھی فعلکله ^{تثنی} نظر آتا ہے لیکن اس
 میں عین اور لام کلمہ کے درمیان واو زائد ہے اصل کلمہ نہیں اسی لیے
 اس کا وزن فعولۃ پیش کیا گیا ہے اگر واو اصل ہوتی زائد نہ ہوتی تو
 یقیناً باقی مجزوعہ ہوتا ملحق نہ ہوتا

افعال، تفعیل، متاعلة، فَعْلَلَة اور اس کے لحقات کے
 مضارع معلوم ہیں مجزوعہ افعیل "علامات مضارع معلوم
 ہوتے ہیں۔

تثنی الخعیلین ہے خیعیل اس نے بغیر آستین کے قمیص پہنائی
 خَیْعِلٌ، بغیر آستین کے قمیص پہنی، اس طرح ترجمہ ہونا چاہیے۔

باب سہم بروزن فعلاۃ بزيادة الالف المبدیۃ من الیاء بعد اللام، چون القلسۃ ^{تثنی} کلاه پوشیدن اصل قلۃ
تصرفیه اَلْقَلَسَةُ یَقْلَسُ قَلَسَةً فهو قَلَسٌ یَقْلَسُ قَلَسَةً فهو قَلَسٌ وقَلَسٌ
 یَقْلَسُ قَلَسَةً فهو قَلَسٌ الامر منه قَلَسٌ والنهی عنه لا تَقْلَسُ: اَلْجَعِیَّةُ اُکْنِیْنٌ و لیس فی القرآن
 یُقْلَسُ واصل یَقْلَسُ بود ضمہ بر یاد و شوار داشته ساکن کردن یَقْلَسُ شد قَلَسٌ واصل قَلَسٌ بود ضمہ بر
 یاد و شوار داشته ساکن کردن یَقْلَسُ شد قَلَسٌ واصل قَلَسٌ بود ضمہ بر
 یَقْلَسُ واصل یَقْلَسُ بود ضمہ بر یاد و شوار داشته ساکن کردن یَقْلَسُ شد قَلَسٌ واصل قَلَسٌ بود
 یَقْلَسُ واصل یَقْلَسُ بود ضمہ بر یاد و شوار داشته ساکن کردن یَقْلَسُ شد قَلَسٌ واصل قَلَسٌ بود
 یَقْلَسُ واصل یَقْلَسُ بود ضمہ بر یاد و شوار داشته ساکن کردن یَقْلَسُ شد قَلَسٌ واصل قَلَسٌ بود

باب ہفتم بروزن فعیلۃ بزيادة الیاء بین الفاء والعین، چون الخیعلة ^{تثنی} پیر این بے آستین پوشیدن
تصرفیه خَیْعَلٌ یَخْیَعِلُ خَیْعَلَةً فهو خَیْعَلٌ وخَوْعِلٌ یَخْیَعِلُ خَیْعَلَةً فهو خَیْعَلٌ الامر منه
 خَیْعَلٌ والنهی عنه لا تَخْیَعِلُ: الهِیْمَةُ، گواه شدن، یُقَالُ اِنْ اَلْهَمَاءُ فِیْهِ مَبْدَلَةٌ مِنَ اَلْهَمَزَةِ
 الصَّیْطَرَةُ برگماشته شدن، و جاء فی القرآن کما قال الله تعالی لَسْتُ عَلَیْهِمْ بِصَّیْطِرٍ
 بدانکه خَوْعِلٌ واصل خَیْعَلٌ بود از جهت ضم ما قبل یا واو گشت خَوْعِلٌ شد

باب ششم بروزن فعیلۃ بزيادة الیاء بین العین واللام چون الشریفة ^{تثنی} افزونی بر بگائی گشت بریدن
تصرفیه شَرِیْفٌ یُشْرِیْفُ شَرِیْفَةً فهو شَرِیْفٌ وشَرِیْفٌ یُشْرِیْفُ شَرِیْفَةً فهو شَرِیْفٌ
 الامر منه شَرِیْفٌ والنهی عنه لا تَشْرِیْفُ، اَلْجَزِیْلَةُ زُراندون، و لیس فی القرآن

له فعولۃ یعنی ثلاثی مزید یعنی بر بای مجزوعه یعنی فعلکله
 کے ساتھ ملحق ہے نظام اس کا وزن بھی فعلکله ^{تثنی} نظر آتا ہے لیکن اس
 میں عین اور لام کلمہ کے درمیان واو زائد ہے اصل کلمہ نہیں اسی لیے
 اس کا وزن فعولۃ پیش کیا گیا ہے اگر واو اصل ہوتی زائد نہ ہوتی تو
 یقیناً باقی مجزوعہ ہوتا ملحق نہ ہوتا

باب اول بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء وتكرار اللام چون التجلّب چادر پوشیدن،
 تصریفه: تجلّب تجلّب تجلّباً فهو متجلّب الامر منه تجلّب والهي عنه لا تجلّب
 التّعبر دگر وگرددن، وليس في القرآن -

باب دوم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء والتون بين العين واللام چون التقلّس كلا پوشیدن
 تصریفه: تقلّس تقلّس تقلّساً فهو متقلّس الامر منه تقلّس والهي عنه لا تقلّس، وليس
 في القرآن -

باب سوم بروزن تفعّل بزيادة الشاء والياء قبل الفاء چون التمسك حالت خواری پیدا کردن،
 تصریفه: تمسك تمسك تمسكاً فهو متمسك الامر منه تمسك والهي عنه لا تمسك التمدل
 مردن ببنديل، يقال تمدل الرجل اذا مسحه بيده البنديل - اعلم ان هذا الباب اذا
 بدل من قبيل الغلط على توهم الميم اصلاً -

باب چهارم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء ومبداء اللام چون التّعفّر عفریت شدن ليقال تعفرت
 الرجل اذا صاعف عفرتاً اى خيبتاً - تصریفه: تعفرت تعفرت تعفرتاً فهو متعفرت الامر منه تعفرت
 والهي عنه لا تعفرت اعلم ان هذا المثال غريب وليس في القرآن -

له تفعّل ملحق باب تفعّل اور جن کے ساتھ ملحق ہے وہی تفعّل
 ہے لیکن ملحق اور ملحق ہیں فرق یہ ہے کہ ملحق میں صرف فاعل ہے پہلے تا
 زائد ہے باقی چار حرفت اصل ہیں فاعل، عین اور دو لام، لیکن ملحق میں دو
 حرفت زائد ہیں۔ فاعل سے پہلے تا زائد ہے اور لام کے بعد اسی کا ہم جنس
 زائد ہے اس طرح ملحق میں اصل تین لفظ ہیں جیسے مثال تجلّب دی گئی
 اس میں اصل کلمہ تجلّب ہے فاعل سے پہلے تا اور لام کے بعد اسی کا ہم جنس
 یا زائد ہے تجلّب ہو گیا لیکن سدّ خروج کو دھن سے بنایا گیا میں
 فاعل سے پہلے حرف تا کو زائد کیا گیا۔
له تنقّل ملحق ہے کیونکہ اس میں اصل تین حرف ہیں اور فاعل سے
 پہلے تا زائد ہے اور عین کلمہ کے بعد لام کلمہ سے پہلے فن زائد ہے تفعّل
 کا ہم وزن ہونے کی وجہ سے ملحق ہے۔
له تفعّل ملحق ہے فاعل سے پہلے تا اور عین زائد ہے۔
له تفعّل ملحق ہے اس میں فاعل سے پہلے تا زائد ہے اور لام کلمہ کے

مہدی تان زائد ہے۔
عه فصول اکبری میں تفعّل اور تفعّل دونوں بالوں کو شاذ کہا گیا
 ہے، نوادر الاصول میں کہا گیا ہے کہ پہلا باب میں تفعّل اس لیے شاذ ہے
 کہ وہ خلاف قیاس ہے اور دوسرا ہے تفعّل اس لیے شاذ ہے کہ وہ
 نادر ہے اس لیے کہ ہم مسکن اور متدل میں الحاق کے لیے نہیں بکھر سکتے
 اور متدل کی ہم کو قدیل کے قاف کی طرح فاعل کا دم کہا گیا ہے اگرچہ
 قیاس یہ چاہتا ہے کہ یہ اصل میں تسکین اور متدل ہونا چاہیے اس لحاظ
 سے ہم زیادہ ہوگا اور وزن تفعّل ہی ہوگا۔ لیکن تفعّل کے وزن کا
 وہم بھی ہے کہ ہم فاعل ہو۔
 خیال رہے کہ یہ دم دوسرے باب میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ
 دوسری تا اصل ہو اور وہ دوسرا لام ہو جیسے مادہ اس کا عفرت ہو۔

باب پنجم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء والواو بين العين واللام چون التجرّب یا تابه پوشیدن
 تصریفه: تجرّب تجرّب تجرّباً فهو متجرّب الامر منه تجرّب والهي عنه لا تجرّب التكوّن
 بسیار شدن وکسّ فی القرآن -

باب ششم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء والواو بين العين واللام چون التسرؤل ازار پوشیدن
 تصریفه: تسرؤل تسرؤل تسرؤلاً فهو متسرؤل الامر منه تسرؤل والهي عنه لا تسرؤل التذهو
 گذشتن شب، وکسّ فی القرآن -

باب ہفتم بروزن تفعّل بزيادة الشاء والياء بين الفاء والعين چون التخيّل پیراہن بے تین
 پوشیدن تصریفه: تخيّل تخيّل تخيلاً فهو متخيّل الامر منه تخيّل والهي عنه لا تخيّل
 التّعبر بے سامان شدن، التّشيطن تاخر مانی کردن بدانکہ اس باب در قرآن شریف نیامده است۔

باب ششم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء والياء بمبداء اللام، کہ در اصل تفعّل بودہ است ضمہ لام
 را بحرف بدل کردند برائے موافقت یا پس ضمہ بریاد شوالہ داشتہ ساکن کردند القائے ساکنین شد میان یا، و
 تنوین یا افتاد تفعّل شد چون التقلّس کلاہ پوشیدن تصریفه: تقلّس تقلّس تقلّساً فهو متقلّس

له تفعّل باب ملحق ہے اس میں فاعل سے پہلے تا زائد ہے اور
 فاعل اور عین کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہے، اس طرح ان دو لفظوں کے
 زائد ہونے سے ثلاثی مزید کا وزن رباعی مزید کے تفعّل باب کے مشابہ
 ہونے کی وجہ سے ثلاثی مزید ملحق بریاعی ہو گیا، التجوّر کا مینے ہے
 جو راب ہینا۔
له تفعّل میں فاعل سے پہلے تا زائد ہے اور عین کلمہ اور لام کلمہ کے
 درمیان واؤ زائد ہے۔
له تفعّل میں فاعل سے پہلے تا زائد ہے اور فاعل اور عین کلمہ کے
 درمیان یا زائد ہے۔
له تفعّل میں فاعل سے پہلے تا زائد ہے اور لام کلمہ کے بعد یا زائد
 ہے کیونکہ تفعّل اصل میں تفعّل تھا لام کے ضمہ کو یا کی مناسبت
 کی وجہ سے کسرہ سے بدل تفعّل ہو گیا۔ یا پر مرقع تھا اس کو گرا دیا
 تفعّل ہو گیا، یا اور فن تنوین دو ساکن جمع ہوئے یا کو گرا دیا تفعّل
 ہو گیا۔
له التقلّس اصل میں التقلّس تھا یا کے قابل ممر کو یا کی مناسبت

کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا اور یا پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا
 التقلّس ہو گیا یہاں الف لام کی وجہ سے تنوین نہیں۔
له تفعّل اصل میں تقلّس تھا یا ممر کا قابل مفعول یا کو الف سے بدل
 دیا تقلّس ہو گیا، تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا ممر کا قابل مفعول
 یا کو الف سے تبدیل کیا تقلّس ہو گیا۔ تقلّس اصل میں تقلّس تھا
 یا کے قابل ممر کو یا کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے تبدیل کیا تقلّس
 ہو گیا۔ تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا پر ضمہ نقل ہونے کی وجہ سے گرا
 دیا گیا تقلّس ہو گیا یا اور فن تنوین دو ساکن جمع ہوئے یا کو گرا دیا
 تقلّس ہو گیا۔ تقلّس امر حاضر معارض کو حاضر تقلّس ہے تانا یا
 گیا علامت مضارع کو حذف کیا آخر میں حرف علت کو گرا دیا تقلّس
 ہو گیا۔ لا تقلّس ہی حاضر کا صیغہ مضارع حاضر پر لا ہی داخل کیا جو آخر
 کو جزم دیتا ہے جب آخر میں حرف علت ہو تو علامت جزی حرف علت
 کو گرا تا ہے اس لیے حرف علت کو گرا یا لا تقلّس ہو گیا۔

باب دوم بروزن افعلا کو بنیاد ہمزہ الوصل قبل الفاء والنون بین الغین واللام والیا بعد اللام، چون
الاسلنقاء ستان باز نختن بدانکہ اسلنقاء در اصل اسلنقأی بوده است یا بعد الف افتاد پس ہمزہ گشت
اسلنقاء شد تصریف اسلنق یسئلنی اسلنقاء فہو مسئلنی الامر منہ اسئلنی والہی عنہ لا تسئلنی: (الاسئلنی) ^{وہی}نداء
غلبہ کردن خواب بر دم بدان الحشک اللہ تعالیٰ بالصبر الحین کہ الحاق درخت بمیخی در زمین، و در
رسانیدن مست و در اصطلاح اہل صرف آنست کہ در کلمہ حرفی زیادہ کنند تا آن کلمہ بروزن کلمہ دیگر شود و از برائے
آنکہ معاملہ کہ بالمیخی بر کردہ شود بالمیخی نیز کر دہ آید و شرط الحاق آنست کہ مصدر لمیخی یا مصدر لمیخی بموافق باشد فی الف

۱۔ ملحق تمام ابواب جن کے شروع میں تا آئی ہوئی ہے وہ الحاق کے لیے نہیں بلکہ مطاوعت کے معنی کے لیے ہے کیونکہ اول کلمہ میں زیادتی الحاق کے لیے نہیں ہوتی ۲۔ مطاوعت کا مطلب یہ ہے ایک فعل کے بعد دوسرا فعل ذکر کیا جائے جو دلالت کرے کہ پہلے فعل کے فاعل کا اثر اس کے مفعول کے فعل کر لیا ہے جیسے **فَعْتَرْتُهُ فَانْقَشَرُ** میں سے اسے خوشخبری دی وہ خوش ہو گیا۔ ۳۔ افعلوا کی علامت یہ ہے کہ فاعل کلمہ سے پہلے جہزہ وصلی زائد ہوگا عین کلمہ کے بعد **لَنْ** زائد ہوگا اور لام کلمہ کا تکرار یعنی لام کلمہ کا ہم فاعلی زائد ہوگا۔ ۴۔ **الْاَفْعَالُ** مستقل ہونا، مضبوط ہونا، بہت بوجھنا ہونا، کسی چیز کا موڑنا، ۵۔ **افْعَلُوا** کی علامت یہ ہے کہ فاعل کلمہ سے پہلے جہزہ وصل عین اور لام کلمہ کے درمیان **لَنْ** زائد ہوگا اور لام کلمہ کے بعد یا ہوئی جو جہزہ بن جائے گی

عبد الم زاق بن قاضي عبد العزيز بن قاضي فيض احمد بن قاضي غلام نبی رحمۃ اللہ علیہم

[illegible]

[illegible]

زندہ جاوید خوشبوئیں

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اہل سنت کے

مشہور و معروف دیکار ہیں، وہ گذشتہ ۲۵-۳۰ سال سے مسلسل لکھ رہے ہیں، ان کی نگارشات کی تعداد ۳۰۰ سے تجاوز کر چکی ہوگی۔۔۔ وہ محدث بھی ہیں، محقق بھی۔۔۔ مدرس بھی ہیں، معلم بھی۔۔۔ مصنف بھی ہیں اور مؤلف و مترجم بھی۔۔۔ زبان و بیان پر ان کو پوری قدرت حاصل ہے، وہ اہل سنت کا عظیم سرمایہ ہیں، مولیٰ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے! آمین!

پیش نظر کتاب ”زندہ جاوید خوشبوں“ یا سدا

ہمار خوشبو میں ایک عربی کتاب من نعمات الخلود کا اردو ترجمہ ہے، اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ معلوم ہی نہیں ہوتا۔۔۔ تصنیف و تالیف سے ترجمہ زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس میں مترجم کو پرواز فکر کے لئے آزاد فضا میسر نہیں آتی، اس کو پابند رہتے ہوئے قید و بند میں زبان و بیان کے جوہر دکھانے ہوتے ہیں اس سے زبان و بیان پر مترجم کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے۔۔۔ حضرت علامہ شرف صاحب نے کامیاب ترجمہ کیا ہے۔۔۔ انہوں نے اصل کتاب سے دل نکال کر ترجمہ میں رکھ دیا ہے۔۔۔ مصنف کے دل کی دھڑکن رچنے کے اندر محسوس ہوتی ہے۔۔۔ فاضل مترجم مبارک باد کے مستحق ہیں۔۔۔۔

اس ترجمہ کو دل نشیں انداز سے مرث کیا گیا ہے۔۔۔ ابتداء میں حضرت علامہ شرف صاحب کا حرف آغاز ہے جس میں انہوں نے دشمنوں کی فریب کاریوں اور جہاں بالوں کی نفاقیت انڈیشن کا ذکر فرمایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ انسانیت کیا ہے انسان کوئی کچھ ہے؟۔۔۔ اس کے بعد علامہ سید ریاض شمس شاہ صاحب کے ”کلمات تقدیم“ ہیں جس میں انہوں نے فاضلانہ انداز اور ادیبانہ رنگ میں شخصیت و کردار کی اہمیت پر بھرپور اظہار خیال فرمایا ہے۔۔۔ حضرت علامہ شرف صاحب کے بارے میں جو کچھ فرمایا جہاں حق ہے۔۔۔ آخری پیرا گراف میں تاریخی چیمبر چھاؤں در اعتقادی بحث و گردید سے حضرت علامہ کے گرد کو

خوش آئندہ قرار دیا ہے۔۔۔ بات بھی یہی ہے دور ہیں۔۔۔ عاشق رسول ابو ہریرہؓ یاری ایک بات سننے
جدید میں زمانے کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا ضروری کے لئے مدینہ منورہ سے مصر شریف کے جا رہے
ہے۔۔۔ کلمات تقویٰ کے بعد عزیزی مولانا ممتاز احمد ہیں۔۔۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اپنی کمان کی ایک
خاندیدی نے "مثالی شخصیت" کے عنوان سے اظہارِ ضرب سے گستاخ رسولؐ، ابو جہل کا سر پھوڑ رہے
خیال فرمایا ہے۔۔۔ انہوں نے جدید معاشرہ کا دور ہیں۔۔۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ شاہ
انگیز نقشہ کھینچتے ہوئے مثالی شخصیت کی اہمیت کو اجاگر
کیا ہے، ایسے کھنے والوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے تعمیر
سیرت کے لئے لکھا ہے پھر کتاب کی اہمیت پر روشنی
دالی ہے۔۔۔ اس کے بعد حضرت علامہ شرف
صاحب نے مصنف کے حالات زندگی اور خدمات کا
تفصیلی ذکر کیا ہے۔۔۔ پھر فاضل مصنف شیخ محمد صالح
فرزوی کا پہلے ایڈیشن اور تیسرے ایڈیشن پر مقدموں
کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے کتاب کی غرض و
غایت پر روشنی دالی ہے۔

”زندہ جاوید خوشبوئیں“ شیخ محمد صالح فرفروری
 حصہ (۳-۱۹۸۶ء) کے حسین انشائیوں کا حسین مجموعہ
 ہے جس کا مقصد وحید زندہ و پائندہ شخصیتوں کے ذکر و
 اذکار سے مردہ دلوں کو زندہ کرنا ہے۔ فاضل
 مصنف کے زبان و بیان، درد سوز اور مثالی شخصیات
 کے انتخاب سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی مثالی
 شخصیت کے مالک ہیں۔۔۔ جب الفاظ و حروف کے
 پیچھے زندہ شخصیت ہو تو وہ بولنے لگتے ہیں۔۔۔ زندہ
 شخصیتیں ہی بنائی، سنواری ہیں۔۔۔ شیخ محمد صالح
 فرفروری کی نگارشات سوز و گداز سے معمور ہیں۔۔۔
 ان کے جذبات بھی جولائی اور لگڑ میں روانی ہے۔۔۔
 جب دل پر ٹھکانیں چھاتی ہیں، دماغ پر کبھی بونڈ باندی
 ہوتی ہے اور کبھی موسلا دھار بارش پھر قلم سے
 جھرنے پھوٹے لگتے ہیں اور آبِ رواں مضامین کے
 گلابوں میں، مقالات کی صراحوں میں، کتابوں کی
 سیو میں جمع کر لیا جاتا ہے پھر دنیا بھر کے پیالے اپنی اپنی
 پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔۔۔

فاضل مصنف نے الفاظ و حروف سے خوبصورت ایوان بنائے ہیں جہاں شاہد معنی جموروں کوں سے جھانک رہے ہیں، جہاں جذبات کی قدیلوں اور احساسات کے مجاز فائوس سے فضا میں جھگا رہی ہیں۔۔۔ جہاں زندہ و پابندہ شخصیات اپنے اپنے کارناموں سے تاریخ پر امنت نقش ثبت کر رہی ہیں۔۔۔

مجموعہ کتب

نام کتاب --- شفاعت مصطفیٰ (رحمۃ اللہ علیہ)

مؤلف --- علامہ فضل حق خیر آبادی

مترجم --- مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

قیمت --- ڈالری دارجلد = ۱۰۰ / لینڈیشن = ۹۰ /
لے کا پے --- مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون کوہاڑی گیٹ - لاہور

عبد حاضر کے مستشرقین نے سیرت رسول کریم ﷺ اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ مسلمانوں سے کہیں بڑھ کر کیا اور مسلمانوں پر طرح طرح کے اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی مسلمان علماء نے ان اعتراضات کے نہایت مضبوط جوابات بھی دیئے اس کے باوجود کچھ لوگ مستشرقین کے دواؤں سے متاثر اور مغرب ہو گئے یہی اہل علم بھی ان اثرات کی زد میں آ گئے نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ مسلمان کلمائے والے لوگ بھی ہلکی ہلکی باتیں کرنے لگے ایسے اہل علم کی فکری بے راہروی نے امت کا شیرازہ منتشر کر دیا بد قسمتی یہ ہے دن بھی دکھایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کے بعض اوصاف کا بھی انکار کیا جانے لگا مسلمان کلمائے والے متاثرین مغرب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کو بھی متاثرہ بنایا مستشرقین کے شبہات کے زیر اثر برصغیر میں بھی کئی لوگوں نے اعتقاد امت پر کاری ضرب لگائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت مسئلہ بھی ایسے ہی مسائل میں سے ہے جنہیں دانشمندانہ بنا دیا گیا چنانچہ تقویت الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی تصنیف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام شفاعت کی بڑی چابکدستی سے نقلی کر دی اس کے رد عمل میں علامہ الحبشت نے کئی تصنیفات و تیاضات کے ذریعے غیرت الایمانی اور اسلامی حیمت کا اظہار فرمایا اسی سلسلے میں علامہ السید علامہ فضل حق خیر آبادی نے بھی "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطعنوں" فارسی زبان میں تحریر فرمائی جس میں اہل حیمت کے لئے فضاں کے مناقب کا خلاصہ انجرو بھی ہے اور اہل علم کے لئے علمی تحقیقات بھی یہ کتاب علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے

علمی مجموعہ عقائد کا پتہ دیتی ہے اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ منطق فلسفہ اور علمی ادب کے علاوہ تفسیر حدیث اور اصول فقہ پر بھی گہری نظر رکھتے تھے شرف الحبشت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ نے اس کتاب کا انتہائی سلیس دلائل اردو ترجمہ شفاعت مصطفیٰ کے نام سے کیا ہے پاکستان میں یہ کتاب دوسری مرتبہ طبع ہوئی ہے اس ایڈیشن کے آخر میں تقویت الایمان کے رد میں علامہ فضل حق خیر آبادی کی پہلی تحریر جمع ترجمہ شامل کر دی گئی ہے جو تاحال غیر مطبوعہ تھی امید ہے کہ قارئین کتاب الایمانی غیرت اور عشق رسول ﷺ کی عبادت کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے کتاب کی جلد پر گنبد حضرت مولانا شریف اور منیر رسول کی انتہائی دیدہ زیب تصویروں نے کتاب کے ظاہری حسن و جمال کو دوہلا کر دیا ہے جبکہ حضرت شرف صاحب دام ظلہ کے ترجمہ نے کتاب معنوی خوبصورتی کو اردو دان قارئین کے لئے بے نقاب کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو ملی غیرت و حیمت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے جذبہ عشق رسول ﷺ کو مستشرقین کے برے اثرات سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

نام کتاب: من عقائد اہل السنۃ
مصنف: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری تہجدی
نعت تحریر: عربی
صفحات: ۳۸۸

مسلمانوں کی اپنے عقائد سے وابستگی کوئی دینی مسئلہ بھی ایسے ہی مسائل میں سے ہے جنہیں دانشمندانہ بنا دیا گیا چنانچہ تقویت الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی تصنیف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام شفاعت کی بڑی چابکدستی سے نقلی کر دی اس کے رد عمل میں علامہ الحبشت نے کئی تصنیفات و تیاضات کے ذریعے غیرت الایمانی اور اسلامی حیمت کا اظہار فرمایا اسی سلسلے میں علامہ السید علامہ فضل حق خیر آبادی نے بھی "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطعنوں" فارسی زبان میں تحریر فرمائی جس میں اہل حیمت کے لئے فضاں کے مناقب کا خلاصہ انجرو بھی ہے اور اہل علم کے لئے علمی تحقیقات بھی یہ کتاب علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے

مسلمانوں کی اپنے عقائد سے وابستگی کوئی دینی مسئلہ بھی ایسے ہی مسائل میں سے ہے جنہیں دانشمندانہ بنا دیا گیا چنانچہ تقویت الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی تصنیف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام شفاعت کی بڑی چابکدستی سے نقلی کر دی اس کے رد عمل میں علامہ الحبشت نے کئی تصنیفات و تیاضات کے ذریعے غیرت الایمانی اور اسلامی حیمت کا اظہار فرمایا اسی سلسلے میں علامہ السید علامہ فضل حق خیر آبادی نے بھی "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطعنوں" فارسی زبان میں تحریر فرمائی جس میں اہل حیمت کے لئے فضاں کے مناقب کا خلاصہ انجرو بھی ہے اور اہل علم کے لئے علمی تحقیقات بھی یہ کتاب علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے

ان تاریخ ساز شخصیات کی ایک طویل فہرست ہے جنہیں باطنی قربت میں جن نفوس قدسیہ سے یہ باہر عالم داری بکھلی ان میں حضرت سید الفاضل علی اور حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہما اللہ کے نام نہایت نمایاں ہیں۔

موجودہ ذکر کا نام نے انگریز ہندو اور نام نداد مسلمانوں سے مقابلہ کر کے بانیہ اسلام اور عقائد الحبشت کے خلاف سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور یوں امت مسلمہ کو گمراہی کے بھونر میں جانے سے بچایا۔ لیکن غیر مسلم قوتیں اس موقع پر بھی میدان میں اتر آئیں اور اپنوں نے اس شخصیت کو جس نے اسلاف کے عقائد کا تحفظ کیا تھا انکے فرستے کا بانی قرار دے کر ثابت کرنے کی کوشش کی کہ احمد رضا بریلوی اور ان کے معتقدین کے عقائد اسلام اور عقائد الحبشت سے متضاد ہیں۔

چنانچہ ان قوتوں کی شیریاہر "البریلویہ" نام کی ایک کتاب لکھی گئی جس میں جھوٹی من گھڑت اور حقائق کے خلاف باتوں کے ذریعے اس محسن کو عالم اسلام بالخصوص علامہ عرب کے سامنے بدنام کرنے کی سازش کی گئی حالانکہ حسین طہسین کے جید علماء حضرت شاہ احمد رضا بریلوی کی تحریرات کی خراج تحسین پیش کر کے انہیں اعزازی انساؤ کے ذریعے نوازا چکے تھے۔

الحمد للہ! دور حاضر کے نامور محقق میدان تدبیر و تصنیف کے شہسوار شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے جن کا علم عامی سطحوں میں کوئی نیا نہیں نہایت سنجیدگی متانت اور مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی۔ علمی تصانیف کے ذریعے جن عقائد کو ثابت کیا ہے صحاح کرام سے لے کر آج تک کے تمام علماء و مشائخ ائمہ عقائد پر کاربند رہے۔

علامہ شرف قادری کی یہ پیش قیمت تصنیف "من عقائد اہل السنۃ" عربی زبان میں عقائد الحبشت ایک جامع کتاب ہے جس کی زبان نہایت شیریں تحریر شہزادہ مالانہ و محققانہ غرضیکہ کہ کتاب عقائد اسلام پر ایک جامع انسائیکلو پیڈیا ہے اور اس میں ذوق کی ہر دو بات موجود ہے جس کی کسی بھی ممت مزاج اور غیر متعصب صاحب ذوق قاری کو ضرور



مکتبہ قادریہ لاہور

Ph:042- 37226193, Cell:0321-7226193